

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ 17 فروری 2010 بمطابق 2 ربیع الاول 1431 ہجری سے چار بجکر ستائیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
فَإِنَّمَا بِمِثْلِ مَا ءَامَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ آهْتَدُوا وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝ قُلْ
أَتَحَابُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلِنَا أَعْمَلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ -
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

(ترجمہ): تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں
اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں تمہیں خدا کافی ہے۔
اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ (کہہ دو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور خدا سے بہتر رنگ
کس کا ہو سکتا ہے۔ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (ان سے) کہو، کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے
جھگڑتے ہو، حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے
اعمال (کا) اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا اِنْ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Muhammad Zamin Khan Sahib, Question No. 425.

* 425 - جناب محمد زمین خان: کیا وزیر بلدیات وہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ قانوننگر ہائشی علاقوں میں کاروباری سرگرمیوں کی اجازت نہیں ہے؛ (ب) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے شہری علاقوں میں رہائشی مکانات میں ہاسٹلز اور ریسٹ ہاؤسز قائم کیے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبے کی سطح پر ایسے قائم شدہ ہاسٹلز اور ریسٹ ہاؤسز کی تعداد کتنی ہے؛
(ii) حکومت نے مذکورہ ہاسٹلز اور ریسٹ ہاؤسز کو بند کرنے کیلئے کیا اقدامات کیے ہیں، نیز کتنے ہاسٹلز اور ریسٹ ہاؤسز کو بند کیا گیا ہے، ان کی بندش کی تاریخ اور جرمانے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ اس حد تک درست ہے کہ صوبہ کے صرف چند مقامات پر ہاسٹلز اور ریسٹ ہاؤسز قائم ہیں۔

(i) تفصیلات ایوان میں پیش کی گئیں۔

(ii) مجوزہ مالکان ہاسٹل ور ریسٹ ہاؤسز کے خلاف نوٹسز جاری کیے گئے ہیں جس کے بعد قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد زمین خان: شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

جناب محمد زمین خان: جی سر۔ دیکھنے زما گزارش دا دے چہ دیکھنے ما دا تپوس کرے وو چہ آیا پہ دے صوبہ کبھے پہ رہائشی علاقو کبھے قانوناً کاروباری سرگرمی کیدے شی کہ نہ شی کیدے؟ دوئ پہ 'ہاں' کبھے جواب را کرے دے نو زہ پہ دے حیران یمہ چہ د قانون مطابق خو پہ رہائشی علاقو کبھے د کاروباری سرگرمو اجازت نشته نو اجازت چا ور کرے دے او کلہ ئے ور کرے دے؟

جناب سپیکر: جی جناب، ٹریٹری۔ نچر: جی۔

جناب محمد زمین خان: دویم کوئسچن جی، دویم کوئسچن زما دا دے جی۔

جناب سپیکر: صرف کوئسچن جی، دغہ۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: "آیہ درست ہے کہ قانوناً رہائشی علاقوں میں کاروباری سرگرمیوں کی اجازت نہیں ہے؟"

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں جی، نہیں ہے۔

جناب محمد زمین خان: بیبا جی زما کوئسچن دا دے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ دیکھنے خہ فرق دے؟

جناب محمد زمین خان: "آیہ درست ہے کہ صوبے کے شہری علاقوں میں رہائشی مکانات میں ہاسٹلز اور ریٹ ہاؤسز قائم کیے گئے ہیں؟"، جی ہاں، بیبا زما دا دے چہ:

"(i) صوبے کی سطح پر ایسے قائم شدہ ہاسٹلز اور ریٹ ہاؤسز کی تعداد کتنی ہے؛

(ii) حکومت نے مذکورہ ہاسٹلز اور ریٹ ہاؤسز کو بند کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں؛ نیز کتنے ہاسٹلز اور

ریٹ ہاؤسز کو بند کیا گیا ہے ان کی بندش کی تاریخ اور جرمانے کی تفصیل فراہم کی جائے"، یہ جواب

کنبے نے Your honour ورکری دی ہے (ب) جز کنبے چہ "مجوزہ مالکان ہاسٹل ور ریٹ

ہاؤسز کے خلاف نوٹسز جاری کیے گئے ہیں، جس کے بعد قانونی کارروائی کی جائے گی"، نو یو خودا

زما عرض دے چہ یہ یونیورسٹی ٹاؤن کنبے پہ درزنونو داسے ہاسٹلے، داسے

سکولونہ او ریست ہاؤسز شتہ خود ہغے تفصیل نے مالہ نہ دے راکرے نو دا

مے عرض دے چہ دا ئے ولے نہ دے راکرے؟

جناب سپیکر: جی ٹریڈر، پنچرے، جی جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب محمد زمین خان: او دویم جی، دویم جی، دیکنبے دا جی پکار وہ چہ دا کوم

کوئسچن چہ دے، ماتہ خو پکنبے جواب چہ ئے راکرے وے او چہ دومرہ مونرتہ

پتہ لگیدلے وے چہ چالہ ئے نوٹس ہم ورکری دے کہ ئے نہ دے ورکری؟

جناب سپیکر: جواب اوورئ کنہ، جواب اوورئ جی، معزز وزیر صاحب ولا دے

جی۔ جی جناب بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دوئی دوہ خبرے کرے دی، دا ڊیر Appreciate کوم۔ دا زمین خان چہ دے، زما پہ خیال دے ٲول ھاؤس کنبے خومرہ خواری چہ دوئی کوی دے خلقو د پارہ، دے عوامو د پارہ چہ کوم جدوجہد دے کوی، بل ہیخ شوک ئے نہ کوی، زہ ددہ ددے دومرہ کاوشونو تعریف کوم او ورتہ وایم چہ خدائے د نور ہم ہمت ورکری چہ مونر خلقو تہ صحیح لارہ او بنائی۔ بلہ خبرہ دا دہ چہ دوئی یو خبرہ دا اوکرہ چہ زما کوئسچن دا دے چہ "آیہ درست ہے کہ قانوناً رہائشی علاقوں میں کاروباری سرگرمیوں کی اجازت نہیں ہے" نو مونرہ ورتہ وایو چہ 'جی ہاں' نہیں ہے، مطلب داشو، دا نہ چہ مونر وایو چہ کبری۔ بل اوس دوئی دا خبرہ اوکرہ چہ دا ڊیٹیل ما تہ ئے نہ دے راکرے نوچہ دا کوم کوئسچن ستاسو د طرف نہ ما تہ راغلیے دے، دیکنبے خو ٲول ڊیٹیل شتہ جی۔ دا 'Detail of Hostels, Guest Houses in Hayatabad, in Town-II' تاسو خیلہ اوگورئی جی، ٲاؤن تھری، دا ئے لیکلی دی چہ دا 'List of Abbottabad' ما سرہ شتہ۔

جناب عبدالاکبر خان: ہمارے پاس نہیں ہے جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سب کے پاس ہے، آپ کے پاس نہیں ہے، سب کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: یہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کے پاس نہیں ہے، وہ آپ تھے ہی نہیں۔ نہیں یہ ڈبل، ڈبل انوں نے، پہلے یہ ایجنڈا دیا تھا، اس کے بعد دوبارہ جو دیا تھا، اس میں First ہے۔

جناب سپیکر: یہ کچھ لوگوں کے ساتھ نہیں ہوں گے، آپ کے ساتھ Mover آپ ہیں، آپ کو نہیں دیا گیا، ڈیٹیل نہیں ہے آپ کے پاس؟ یہ تو پورا مکمل تفصیل دیا گیا ہے۔

جناب محمد زمین خان: جی سر، دیکنبے زما گزارش دا دے جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نو تفصیل شتہ ورسرہ۔

جناب محمد زمین خان: دوئی د ٲاؤن ٲو، ٲاؤن تھری او د حیات آباد دا ئے ورکری دی خو زما گزارش دا دے چہ پہ یونیورسٹی ٲاؤن کنبے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا زمین خان، باقاعدہ نومونہ دی، دیو یو نوم دے پکنبے۔۔۔۔۔

جناب محمد زمين خان: زه عرض كوم يونيورسٽي ٽاؤن پڪبنے نشته، تاسو اوگورئ، يونيورسٽي ٽاؤن پڪبنے نشته جي۔

سينيئر وزير (بلديات): خير دے نور هم، دوئ او فرمائيل چه ما ته تفصيل نه دے ملاؤ شوے، يونيورسٽي ٽاؤن پڪبنے شته اوس بل خه كوئسچن وي نو هغه د راتہ او وائي، زه به جواب ورله ورکرم ولے چه۔۔۔۔

جناب سپيڪر: ستاسو ديڪبنے Specific question خه دے جي اوس؟

جناب محمد زمين خان: زما پڪبنے دغه گزارش دے جي چه د يونيورسٽي ٽاؤن دا دغه ولے نشته؟

سينيئر وزير (بلديات): نشته لسٽ ڪبنے؟

جناب محمد زمين خان: دويم مے پڪبنے دا دغه دے چه يره دا۔۔۔۔

سينيئر وزير (بلديات): شته، شته۔ نو دا خود هغوي ڪار دے، زما خونہ دے۔

جناب محمد زمين خان: نوٽسے ئے چا ته ورکرم دي، د هغے ولے ما ته ڪاپي نه ده راغله؟ خڪه چه ڪاپي نشته نو مونڙ ته دا پته نه لگي چه نوٽسے ئے ورکرم هم دي او ڪه نه ئے دي ورکرم؟

سينيئر وزير (بلديات): بس دا هم زه عرض كوم چه دا لسٽ چه دوئ وائي چه نشته، لسٽ خو ما سره هم شته، تاسو سره هم شته او سپيڪر سره هم شته۔

جناب محمد زمين خان: تاسو اوگورئ ڪه د يونيورسٽي ٽاؤن تاسو سره وي، يونيورسٽي ٽاؤن والا ما ته او بنايه۔

سينيئر وزير (بلديات): شته ڪنه، دا دے ڪنه، دا حيات آباد، دا يونيورسٽي ٽاؤن، ٽاؤن تهري ته وائے، يونيورسٽي ٽاؤن خالي بيله نه وي، د ٽاؤن تهري لسٽ شته تاسو سره، ٽاؤن تهري لسٽ شته؟ دا ٽاؤن تهري چه دے، دا يونيورسٽي ٽاؤن دے۔

جناب سپيڪر: دا حيات آباد او ٽاؤن خو شته۔

سينيئر وزير (بلديات): ٽاؤن تهري شته ڪنه، دا ٽاؤن تهري يونيورسٽي ده جي۔

جناب سپیکر: ہاں، شتہ؟ تہی ایم اے ٹاؤن تو، ٹاؤن تھری؟

سینیئر وزیر (بلدیات): دا ٹاؤن تھری یونیورسٹی دہ۔

جناب سپیکر: ٹاؤن تھری کنبے شتہ، دا یونیورسٹی ٹاؤن، دانش آباد او۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا ٹولے د دے علاقے دی جی۔

جناب سپیکر: شاہین ٹاؤن، شاہین ٹاؤن۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر، یہ جو پہلا سوال ہے جی، جو آنریبل ممبر نے Move کیا ہے، وہ 425 ہے اور یہ ٹاؤن ٹو اور ٹاؤن تھری، یہ تو 426 کو لکھن ہے، یہ تو Next کو لکھن ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، کو لکھن نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، پہلے والے کو لکھن کے ساتھ نہیں ہے، یہ تو Next کو لکھن ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، آپ ذرا آرام سے پڑھیں، اس میں۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یاریہ 426۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میری بات سنیں، انہوں نے پوچھا ہے اور 425 میں پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ رہائشی علاقوں میں کاروباری اجازت نہیں ہے؟ ہاں، نہیں ہے۔ "آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے شہری علاقوں میں رہائشی مکانات میں ہاسٹلز اور ریٹ ہاؤسز قائم کیے گئے ہیں"، یہ لکھا گیا ہے کہ ہاں قائم کئے گئے ہیں۔ پھر اثبات میں جواب ہو تو صوبے کی سطح پر ایسے تمام ہاسٹلز، ریٹ ہاؤسز کی تعداد کتنی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: کدھر لکھا ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): تو یہ آپ ذرا پڑھیں نا، اس میں اسی کو لکھن کی یہ ڈیٹیل ہے آپ کے پاس۔

جناب عبدالاکبر خان: کدھر ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): بس چہ تہ نہ وایٹے نو زہ شخہ او کرم؟ دیکھنے جی دا ٹول

دیتیل چہ کوم دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرف، اس طرف، سارے اس طرف متوجہ ہوں، جو بھی بات کرنی ہے، چیئر کو مخاطب کرنا ہے جی۔

جناب محمد زمین خان: زہ خود بشیر خان شکر یہ ادا کومہ، دا زما پہ خیال پہ دے صوبہ کنبے بہ زمونہ او د دے صوبے بہ ہم خوش قسمتی وی پہ دے وخت کنبے چہ دا بلدیاتی ادارہ یا محکمہ د دوئی پہ لاس کنبے دہ نو دوئی چہ کوم دا تفصیل ور کمرے دے، یقیناً دا تاؤن تھری دے خو پہ دیکنبے چہ دا یونیورسٹی تاؤن نے ترینہ ولے ویستلے دے؟ زہ پہ دے نہ یم پوہہ نو پہ دیکنبے زما گزارش دا دے، خکہ دے چہ ڀیر Competent او Honest سرے دے نو دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ لار شی چہ دا Investigate شی چہ دا تفصیل ولے نہ دے راغلے او نوٹس نے ور کمرے دے او کہ نہ دے ور کمرے؟

جناب سپیکر: ٹھیک، جناب بشیر بلور صاحب، جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): That is the part of Town-III، دا نومے چہ کوم د 2001ء آرڈیننس وو کنہ جی، د ہغے سرہ یونیورسٹی او دا علاقے ختمے شوے، تاؤن ون بیل دے او پینور بنا چہ دے، پینور ڀسٹر کپٹ That is devided into four Towns او دا چہ تاؤن تھری دے، دا د یونیورسٹی حصہ دہ خو دا ہسے، بعض د دوئی کہ خہ کونسچن وی نو ما تہ د او وائی چہ زہ نے کلیئر نہ کرم، کمیٹی تہ نہ چہ آسمان تہ د ور کمری خو یو صحیح شے دے نو ہغہ تہ دا وایم چہ خامخا د غلطہ خبرہ نہ کوی۔

جناب سپیکر: Next، مسرت شفیع ایڈوکیٹ، پلیز، سوال نمبر؟ محترمہ مسرت شفیع بی بی۔ مسرت شفیع بی بی نہیں ہیں؟

* 463 - محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں ضلع ناظم اور تحصیل ناظم نے اپنے منظور نظر ناظمین کو سی۔سی۔بی جو انکی اپنی تنظیم ہے، قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سی۔آئی۔پی سے کروڑوں روپے کے پراجیکٹ دیئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے لوگوں نے ان پر اعتراضات بھی کیے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا ان افسران کے خلاف جنہوں نے رولز کو نظر انداز کر کے مذکورہ سی۔سی۔بی کو پراجیکٹ دیئے ہیں، حکومت انکو اٹری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) آیا مذکورہ ٹھیکے خلاف قانون دینے کی وجہ سے آرڈیننس 2001 کی خلاف ورزی کے زمرے میں نہیں آتے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(i) کل 18 نمبرز سی۔ سی۔ بی کو قواعد و ضوابط پورے کرنے کے بعد سی۔ آئی۔ پی سے فنڈز جاری ہوئے ہیں۔

(ii) سی۔ سی۔ بی کو تمام سکیمیں قانون اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت دی گئی ہیں۔

محترمہ نور سحر: سر! اس میں میں ایک ضمنی سوال کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کس میں بی بی؟

محترمہ نور سحر: بلدیات کے اس میں۔

جناب سپیکر: بلدیات کا نہیں ہے، کوہاٹ ضلع میں ہے۔

محترمہ نور سحر: جی اسی کی میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: خاص کوہاٹ ضلع یہ بات کرنی ہے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، انہوں نے فنڈز کی تفصیل نہیں دی ہے کہ کن کن ضلعوں کو یہ فنڈز دیئے گئے

ہیں؟

جناب سپیکر: ضلعوں کو نہیں، کوہاٹ ضلع کی بات کر رہے ہیں۔

محترمہ نور سحر: اسی کا میں کہہ رہی تھی کہ انہوں نے یہ تفصیل نہیں بتائی، فنڈز اور تفصیل انہوں نے اس کی

نہیں بتائی ہے۔ پراجیکٹ وائر اور ایئر وائر انہوں نے کتنے فنڈز ان کو فراہم کیے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہ زمین خان کو تو خاموش کر دیا۔

جناب سپیکر: جی!

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ زمین خان کو تو ایک پر ہی خاموش کر دیا، تین کونکشن اس کے ہیں،

زمین خان کے۔

جناب سپیکر: جی، مسرت شفیع بی بی کا سوال، وہ گاڑی آگے چل پڑی ہے۔ جی وہ پیچھے پھر Reverse پر نہ

لے جائیں۔ جی آپ کا کیا سوال ہے بی بی؟

محترمہ نور سحر: جناب سلیکرا! میرا یہ سوال ہے کہ انہوں فنڈ کی تفصیل پراجیکٹ وائز اور Year-wise نہیں بتائی ہے۔ یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ کروڑوں روپے جو ناظمین کو دیئے گئے ہیں، اس کی تفصیل تو نہیں ہے اس میں، جو اسکے ساتھ ہے۔

جناب سلیکرا: بی بی، اس میں تفصیل۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ نے جو مانگا ہے، جو سوال کیا ہے، وہ جواب دیا ہے۔ اس میں تفصیل۔۔۔۔۔

جناب سلیکرا: بی بی جب Year wise تفصیل پوچھا نہیں تو کیوں دیں گے؟

محترمہ نور سحر: تو سر، انہوں نے تو لکھا ہے کہ کروڑوں ہم نے دیئے ہیں۔ کروڑوں ناظمین کو دیئے ہیں تو اس کی تو انہوں نے تفصیل نہیں بتائی کہ کس طرح دیئے ہیں، کیسے دیئے ہیں اور کس Year میں دیئے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سلیکرا!

جناب سلیکرا: ہاں جی مفتی کفایت اللہ صاحب، صرف ضلع کوہاٹ سے متعلق بات کرنی ہے اور کسی سے نہیں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں یہ بات کر رہا ہوں، یہ وزیر بلدیات صاحب ذرا تحمل کریں، یہ فوراً گھڑے ہو جاتے ہیں، ڈرائیور جلدی چڑھ جاتا ہے تو وہ بس ہم سے Miss ہو جاتی ہے۔ جی ہم سپلیمنٹری بات کریں، پھر ارشاد فرمائیں تو چھارے گا۔

جناب سلیکرا: بسم اللہ پڑھیں، سوال پڑھیں جی سوال۔

مفتی کفایت اللہ: جی، جی، یہ سی۔ سی۔ بی کے بارے میری گزارش یہ ہے کہ یہ تو Close ہو رہا ہے، یہ تو بڑا اچھا پراجیکٹ تھا، کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ آئندہ کیلئے اس کو Extend کرنے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں؟

مفتی سید جانان: جناب سلیکرا۔

جناب سلیکرا: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: مخکبے ورخ جی دے بانڈے زما یو سوال راغلیے وو خو هغه هم دغه شانتے بلدوز کرلے شو جی، زہ جی تاسو ته دا گزارش کوم چه دغه سکیم کبنے ډیر لوئے غبن شوے دے۔ دے ته یو طریقہ کار پکار دے، کرورونو روپی

جی پہ دے سکیم باندے اغستلے شوے دی جی، وجود ئے نشته، زمینی حقائق
ئے نشته دے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: زما خوبہ تاسو تہ گزارش وی چہ دا دے ملک پیسے دی او دا ڊیر
پہ بے دردئ سرہ لگی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی صاحب ضمنی سوال پکبنے خہ دے، ضمنی؟

مفتی سید جانان: جی بس زما ہم دا سوال دے جی، ہم دا گزارش مے دے جی تاسو
تہ۔

جناب سپیکر: پہ دے باندے تاسو کہ یو فریش کوئسچن را کړئ کنہ نو زر بہ ترے
جواب او غوارو جی۔ جی قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ اچھا ہوا کہ درانی صاحب بھی موجود ہیں، آگئے ہیں، یہ سی۔ آئی۔ پی
میں 2005 کے زلزلہ کے دوران تقریباً ایک ارب روپے سی۔ آئی۔ پی سے مرکز کے کہنے پر دیئے گئے
تھے، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ پیسے، مرکز نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم دیں گے از خود
زلزلہ زدگان میں، تو ان کو اس وقت مجبوری تھی کیونکہ ان کے پاس پیسے نہیں تھے، لیٹ تھے اور اس وقت
چیف منسٹر صاحب نے ضروری سمجھا اور دیئے چاہئیں تھے، ہم لوگ بھی یہ چاہ رہے تھے لیکن وہ پیسے ابھی
تک مرکز سے ہمیں ملے ہیں یا نہیں ملے؟ یہ پروگرام ہمارا، سی آئی پی بند ہو گیا جی۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب! آپ سے درخواست ہے کہ یہ فریش کوئسچن آپ کر رہے ہیں، میں
پہلے بھی۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: سی آئی پی کے پیسے؟

جناب سپیکر: نہیں، کوہاٹ، سی آئی پی کا نہیں، کوہاٹ ڈویژن کا، کوہاٹ کا ذکر ہے، منسٹر صاحب کے پاس
اس کا ڈیٹا نہیں ہو گا۔ جی اکرم خان درانی صاحب، کوئسچن نمبر، ضمنی سوال؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، پہ دیکھنے زمونر
ضمنی سوال چونکہ د سی آئی پی، مونر خو سوال کتلے نہ وو خو چونکہ بشیر
خان ناست دے او د دہ سرہ بہ ئے دغہ نہ وی خوستاسو پہ سپیشل ریکویسٹ، پہ
اجازت باندے دا سی آئی پی حقیقت دا دے لکہ خنگہ چہ لودھی صاحب خبرہ

او کړه، یو خو ډیر اہم پراجیکټ دے جی، بل په دیکبے ما یو ارب روپئ ورکړے وے په زلزلہ کبے په ایمرجنسی کبے او زما سره د ورلډ بینک Commitment دے چه دا پیسے به مونږ درکوؤ، هغوی اوس هم دے ته تیار دی، زما سره د هغے ډاکومنټس هم شته چه هغه ورکولو ته هم تیار دی، بل طرف ته جی دا ده چه د دے د ختمولو سره دومره لویه بے روزگاری به راشی چه په دے سی آئی پی تو کبے ډیر انجینئرز او خلق په روزگار باندے دی نو زما خیال دے چه بشیر بلور صاحب ته دا خبره معلومه ځکه ده چه یو دوه میټنگ ما ته هم معلومات دی چه د دوئ ورباندے شوی دی، نو که چرته زمونږه په گزارش چه آیا سی آئی پی تو کبے دا ایک ارب روپئ چه دی، دا دوئ ته ورکولو والا دی او په دیکبے که نه وی نو زما به دا تجویز وی چه چونکه دا د صوبے پیسے دی او یو ارب روپئ دی او د هغے کمتمنټ دے چه مونږ د دلته نه هم دے ته لږ زور ورکړو او یو متفقہ قرارداد راوړو چه ورلډ بینک د هغه پیسے مونږ ته راکړی چه کوم دوئ د چیف منسټر سره کمتمنټ کړے وو۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، زه شکر گزار یم چه دوئ د سی آئی پی تو خبره او کړه۔ سپیکر صاحب، داسے ده چه دا کوم وخت چه زلزلہ راغله وه نو هغه وخت دوئ ون بلین روپئ د زلزلے د پاره ورکړے وے، ورلډ بینک دا کمتمنټ کړے وو چه دا به مونږ واپس کوؤ خو بدقسمتی دا ده چه په دیکبے دومره Irregularities هم شوی وو، په سی آئی پی کبے چه په دے وخت کبے اوس هغوی دا وائی چه مونږ ته کوم وخت هغوی دا لون را کولو نو ون پرسنټ د دے انټرسټ وو، اوس هغه ورلډ بینک وائی چه 5% باندے زمونږ نه واخلي، نو په دے وجه باندے د هغوی سره زمونږ Negotiations روان دی، مونږ وایو چه تاسو کمتمنټ کړے وو او زمونږ سره ستاسو In writing شته، نو مونږه تاسو ته چار پرسنټ، نو ون بلین روپئ، چار پرسنټ ډیرے پیسے جوړپری او دا مونږ ته، دا څه خیرات نه دے، دا لون دے او دا به مونږ واپس کوؤ، نو په دے وجه د هغوی سره زمونږ میټنگونه روان دی او ورلډ بینک لږ ډیر رضا شوے دے خو مونږ لږ کوشش کوؤ چه د هغوی سره یو دوه میټنگز نور او کړو او چه خپل دا

کیس لبر مضبوط طریقے سرہ مخامخ کرو نو انشاء اللہ، I Hope چہ مونہہ تہ بہہ دا پیسے ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: عطیف الرحمان خان، عطیف الرحمان خان۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب جی۔

* 598 - ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ضلع کرک میں سیکرٹری یونین کونسل کی آسامیوں کو مشتمل کیا گیا تھا:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کیلئے ٹیسٹ / انٹرویو بھی کئے گئے تھے؛ (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ میرٹ کی دھجیاں اڑا کر پاس شدہ افراد کو نظر انداز کر کے دیگر افراد کو تعینات کیا گیا:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تمام درخواست دہندگان کے نام، پتہ، میرٹ لسٹ اور اخباری تراشہ فراہم کیا جائے، نیز آیا حکومت غیر قانونی اقدامات کرنے پر ان افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ایک امیدوار مسمی انور حیات جس نے اسٹنٹ (BPS-11) کیلئے درخواست دی تھی، کو بحیثیت و بلیج سیکرٹری (BPS-6) کیلئے منتخب کیا گیا۔

(د) تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔ جہاں تک مسمی انور حیات کی تعیناتی کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ضلعی رابطہ افسر کرک کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فوراً اس کی تعیناتی کو منسوخ کرے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ضمنی سوال پکبنے شتہ دے؟

ملک قاسم خان: مطمئن یم جی۔

جناب سپیکر: چہ ملک قاسم خان صاحب مطمئن دے نو بشیر خانہ۔۔۔۔۔

(تقریب)

جناب سپیکر: محمد جاوید عباسی صاحب، بیرسٹر محمد جاوید عباسی صاحب۔

* 636 - جناب محمد حاوید عباسی: کیا وزیر بلدیات و دیہی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ گلیات ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے باڑیاں تانکر روڈ، بانی امین ہاؤس تادیوتی روڈ، حاجی بابو ہاؤس تاناک روڈ، چوریاں تادھابی روڈ، چوریاں تاگندان مسجد روڈ اور لور اتاڈھوک نمب گلیاں روڈ کی تعمیر شروع کی ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
 (i) مذکورہ سڑکوں کی تعمیر کب شروع کی گئی;
 (ii) مذکورہ سڑکوں پر کتنا کام باقی ہے اور یہ کب تک مکمل ہوگا;
 (iii) مذکورہ سڑکوں پر تاحال کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور ٹھیکیدار کو کتنی رقم ادا کی جا چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) گلیات ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے ذیل سڑکوں کی تعمیر کی ہے:

- 1- باڑیاں تانکر روڈ;
- 2- بانی امین ہاؤس تادیوتی روڈ;
- 3- حاجی بابو ہاؤس تاناک روڈ;
- 4- چوریاں تاگندان مسجد روڈ۔

یہ درست نہیں کہ چوریاں تادھاب روڈ اور لور اتاڈھوک نمب گلیاں روڈ تعمیر کیا۔
 (ب)

| نام روڈ | تاریخ آغاز |
|------------------------------|------------|
| (۱) باڑیاں تانکر روڈ۔ | 20/07/2006 |
| (۲) بانی امین تادیوتی روڈ۔ | 20/07/2006 |
| (۳) حاجی بابو ہاؤس تاناک روڈ | 07/09/2006 |
| (۴) چوریاں تاگندان مسجد روڈ | 07/09/2006 |
| i نام روڈ | پراگرس |

- ۱۔ باڑیاں تانکر روڈ۔ 50% کام مکمل ہو چکا ہے کیس این اے بی / چیف منسٹر کی طرف سے انکوائری ہو رہی ہے۔
- ۲۔ بانی آمین ہاؤس تادیوتی روڈ۔ 50% کام مکمل ہو چکا ہے۔ کیس این اے بی / چیف منسٹر صاحب کی طرف سے انکوائری ہو رہی ہے۔
- ۳۔ حاجی بابو ہاؤس تاتا تاک روڈ۔ 80% کام مکمل ہو چکا ہے۔ چیف منسٹر صاحب کی طرف سے انکوائری ہو رہی ہے۔
- ۴۔ چوریاں تانگدان مسجد روڈ۔ 50% کام مکمل ہو چکا ہے۔
- درج بالا منصوبہ جات پر نیب اور چیف منسٹر صاحب کی طرف سے انکوائری ہو رہی ہے۔

| ii۔ نام روڈ | کل مختص رقم | اخراجات | تقیہ۔ |
|-------------------------------|------------------|------------|-------------|
| ۔ باڑیاں تانکر روڈ۔ | 3.986 ملین روپے۔ | 3.929 ملین | 0.057 ملین۔ |
| ۔ بانی آمین ہاؤس تادیوتی روڈ | 3.477 ملین روپے۔ | 3.445 ملین | 0.032 ملین۔ |
| ۔ حاجی بابو ہاؤس تاتا تاک روڈ | 3.651 ملین روپے۔ | 1.790 ملین | 1.861 ملین۔ |
| ۔ چوریاں تانگدان مسجد روڈ | 4.000 ملین روپے۔ | 2.483 ملین | 1.517 ملین۔ |

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much. جناب سپیکر، کونسلین نمبر 636 میں نے اسلئے کیا تھا کہ مجھے اس کی انفارمیشن تھی۔ میں یہ سارے ہاؤس میں بتانا چاہتا تھا جناب سپیکر، کہ یہ گلیات ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ کتنا بڑا دکھاوا اور کتنا بڑا فراڈ ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج تک جتنے بھی پاکستان کی ڈیولپمنٹ اتھارٹیز ہیں، سب سے بڑا دکھاوا اور فراڈ ہے ان اداروں کے ساتھ۔ بلور صاحب بیٹھے ہیں، بہت معذرت سے کہوں گا کہ جن لوگوں نے جواب دیا جناب سپیکر، انہوں نے بھی بڑی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے۔ کل چونکہ بلور صاحب نے ہاؤس میں کہا تھا کہ کوئی بھی آدمی اگر انفارمیشن پوری نہیں دیگا تو اس کے خلاف ایکشن ہوگا، بلور صاحب نے Commitment کی تھی، سپیکر صاحب نے بعد میں رولنگ دی تھی۔ جناب سپیکر، اگر آپ ذرا جز (ب) کی طرف آجائیں، یہ جو رڈز میں نے لکھے تھے، یہ کہتے ہیں کہ یہ رڈز انہوں نے شروع کئے ہیں 2006-07-20 کو، یہ سارے 2006ء میں شروع کی گئیں، ان کا جواب انہوں نے ایک ہی لکھا ہے جناب سپیکر، کہ اس میں 50% کام مکمل ہو چکا ہے۔ چیف منسٹر کی

انکوآری ابھی ہو رہی ہے، ان سب کا جواب انہوں نے یہ لکھا ہے جناب سپیکر، چیف منسٹر کی اور نیب کی انکوآری، جی آپ پڑھ لیں۔ میں ذرا چاہوں گا کہ ہم ساتھ ساتھ۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: میں نے پڑھ لیا جی۔

جناب محمد حاوید عیسیٰ: جی ان کی انکوآری جناب سپیکر، چھ مہینے پہلے ختم ہو چکی تھی۔ جو چیف منسٹر صاحب کی انکوآری تھی، انسپکشن ٹیم تھی، میں نے خود دی تھی Application، انہوں نے منسٹر صاحب کو اپنی انکوآری کی رپورٹ بھیجی ہے۔ منسٹر صاحب نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو کہا ہے کہ جناب ایک مہینے کے اندر یہ پیسے Recover کریں، اگر یہ پیسے نہیں Recover ہوتے تو ان کے خلاف ایکشن لیں۔ جناب، اس سے ذرا آگے جائیں، یہ آخری، یہ جو خود کہتا ہے، اگر میں ان کی بات بھی مان لوں تو جناب سپیکر، یہ کہتے ہیں کہ 50% کام ہوا ہے، حالانکہ کام دس سے پندرہ پرسنٹ ہوا ہے، اس سے اوپر نہیں ہوا ہے۔ میں ثابت کروں گا اگر 50% بھی کام ہوا ہے جناب سپیکر، تو یہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوا، یہ اتنا لیس لاکھ کا ایک چیک ہے، اتنا لیس لاکھ، اتنا لیس لاکھ، ٹھیکیدار کو دیا گیا۔ جناب سپیکر، ذرا آپ دیکھیں، یہ آخر میں ہاڑیاں تا نکر روڈ جو لکھا ہوا ہے، بانی امین ہاؤس تادیوتی روڈ، یہ سینتیس لاکھ کا ہے۔ جناب، سینتیس سے چونتیس لاکھ روپیہ ٹھیکیدار کو دے دیا، خود کہتا ہے 50% کام کیا ہے، کب کیا ہے؟ 2006 میں کیا ہے؟ جناب سپیکر، اس وقت سے اتنے پیسے دے دیئے۔ اسی طرح جب آپ آگے دیکھیں تو 98 اور 90% جناب سپیکر، یہ پیسے جو ہیں، یہ ٹھیکیدار اس میں Involve نہیں تھا، اس میں گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے لوگ Involve تھے، اس میں اس وقت کے لوکل ہاڈیز کا وزیر Involve تھا، ان سب لوگوں نے مل کر اس وقت یہ معاملہ کیا، یہ پیسے کھائے۔ یہ اکرم خان درانی صاحب بیٹھے ہیں، میں ان کا مشکور ہوں کہ جب ان کے نالج میں یہ بات آئی تو انہوں نے فوری طور پر ایکشن لیا اور وہ جو متعلقہ محکمے کے لوگ تھے، انکو Suspend کیا اور ان کے خلاف انکوآری ہوئی ہے۔ آج مجھے بہت افسوس ہے یہ بات کہنی پڑ رہی ہے کہ ان لوگوں کو، جن کو درانی صاحب نے آخری دنوں میں کہا تھا، ان لوگوں کو بعد میں مجال کر دیا گیا اور وہ اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے جناب سپیکر، اور یہ آپ بھی ذرا دیکھیں، میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے، اس میں اتنی بڑی خرد برد ہوئی ہے، اتنے بڑے پیسے کا ضیاع ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر، ایک بات جو انہوں نے لکھا ہے کہ چیف منسٹر کی جو انسپکشن ٹیم ہے، اسکی انکوائری، نیب کی انکوائری ہے، اگر کوئی Findings ہوں تو میں Resign کرنے کو تیار ہوں جناب سپیکر۔ یہ معاملہ، میں آپ کو ڈیٹ دیتا ہوں، میں تاریخ لکھ کر لایا ہوں، 22.8.2009 کو جناب، یہ رپوٹیں دونوں واپس چلی گئی تھیں۔ دونوں نے کہا تھا کہ 90% جو ہے، ان سے پیسہ Recover کرنا چاہیے۔ دس سے پندرہ پرسنٹ موقع پر کام ہوا ہے اور جن افسران نے کہا ہے، ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ جناب سپیکر، میری درخواست ہوگی منسٹر صاحب سے کہ یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب، ضمنی سوال؟

جناب قلندر لودھی: Important سوال ہے، اس میں میرا ضمنی یہ ہے جی کہ ابھی تک جس طرح جاوید عباسی صاحب نے کہا ہے کہ انکوائری مکمل ہو چکی ہے تو آج یہاں مکمل انکوائری کا ایکشن ہونا چاہیے۔ مکمل ہو چکی ہے کیا ایکشن لیا گیا ہے؟ یہ اس وقت 2006 میں جو پیسہ ہے، آج اگر اسی کام کو کریں گے تو کروڑوں اس پر لگ جائیں گے، کتنا بڑا صوبے کا اس پہ نقصان ہوا ہے جی اور جن پہ انکوائری ہے، ان پہ ذمہ داری ہے جی۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ جدون صاحب، Repetition نہ ہو کو لکھن پر۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: یہ ضمنی کو لکھن ہے میرا بھی اس میں۔ جس طرح قلندر لودھی صاحب نے کہا ہے کہ انکوائری کمیٹی کی جو رپورٹ ہے، انہوں نے یہی بتایا ہوا ہے کہ انکوائری ہوئی ہے، فلاں ہوا ہے لیکن رپورٹ کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا کہ اس کی Findings کیا ہیں؟ Exact findings کی بھی ڈیٹیل دینی چاہیے تھی۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بس جی بس، ایک سوال پر اتنا کافی ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سب سے پہلے تو میں شکر گزار ہوں آپکا، سب کا اور خاصکر عباسی صاحب کا، عباسی صاحب کو بولنے کا، تقریر کرنے کا بڑا شوق ہے۔ کل انہوں نے جو باتیں کی تھیں، اس پہ کتنا بڑا اثر بھی ہوا اور سارے پاکستان کی سیاست تقریر بآبدل گئی ان کی تقریر پہ۔ میں یہ عرض کروں سپیکر صاحب، یہ انہوں نے کہیں بھی نہیں کہا ہے کہ مکمل ہو گیا، انکوائری ہو رہی ہے، جدون صاحب نے فرمایا کہ انکوائری ہو گئی ہے تو

اس کے Repercussion بتائیں، اس کا ایکشن بتائیں تو ابھی ریکوری کی انکوائری ہو رہی ہے اور میں اس کو یہ بتاؤں۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامی)

جناب محمد حابد عباسی: انکوائری ہوئی۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): میں بات کر رہا ہوں، آپ کی بات میں میں نہیں بولا، میں بات کر لوں پھر آپ بولیں۔

جناب سپیکر: No cross talk، اس طرف جی، چیئر کو مخاطب کر لیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، بد قسمتی یہ ہے، اس جواب میں آپ دیکھیں کہ باڑیاں تانکر روڈ، 3.986 ملین روپے اس پہ اخراجات ہیں اور اس کو پے منٹ ہو گئی ہے 3.929 اور 0.057 بقایا ہے، یہ کونسا انصاف ہے کہ روڈ بنی نہیں ہے اور انکو اتنی زیادہ پے منٹ ہو گئی ہے؟، یہ کس وجہ سے ہوئی ہے، کیوں ہوئی ہے؟ میں ان سے Agree کرتا ہوں۔ یہ تقریباً پندرہ ملین روپے کا جو پراپلم ہے روڈوں میں اور جو روڈ ان کے کہنے کے مطابق وہاں جب یہ Responsible ہیں، یہ ایم پی اے ہیں، یہ آئریبل ایم پی اے ہیں، یہ جو بات کریں گے تو میں کبھی یہ نہیں کہوں گا کہ یہ غلط کہتے ہیں۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ 50% روڈز ہوئے ہیں، یہ کہتا ہے کہ وہاں پندرہ پرسنٹ روڈ بھی نہیں ہوئے ہیں تو میں کوئی اعتراض نہیں کرتا کیونکہ یہ ایسے وقت میں ہوا ہے کہ پتہ نہیں کہ اتنے پیسے کیوں ٹھیکیداروں کو مل گئے جبکہ روڈز کمپلیٹ نہیں ہوئے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ روڈ کمپلیٹ ہوتے تو پیسے ملتے۔ میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ یہ کمیٹی میں جائے اور اس کی صحیح انکوائری کی جائے اور جو بھی اس کا ذمہ دار ہو، اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Waqar Ahmad Khan Sahib, Waqar Ahmad

Khan Sahib. Not present, it lapses. Janab Khushdil Khan, the Hon'ble Deputy Speaker Sahib, Question No. 234, ji.

* 234۔ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 10 میں رورل ہیلتھ سنٹرز، بیسک ہیلتھ یونٹس اور سول ڈسپنسریاں موجود ہیں؛ (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مراکز میں مختلف کیڈنگریز کی آسامیوں پر اہلکار خدمات سرانجام دے رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

i۔ پی ایف 10 میں کل کتنے آر۔ ایچ۔ سیز، بی۔ ایچ۔ یوز اور سول ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں؛ نیز ان مراکز میں کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، ہر مرکز میں موجود سٹاف کی تعداد کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛

ii۔ مذکورہ مراکز میں کل کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں، ہر سنٹر کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت کب تک ان مراکز میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) i۔ پی ایف 10 میں کل بارہ مراکز صحت ہیں جن میں ایک عدد سول ہسپتال، ایک عدد آر۔ ایچ۔ سی، آٹھ عدد بی۔ ایچ۔ یوز اور دو عدد سول ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ منظور شدہ آسامیوں اور موجودہ سٹاف کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

ii۔ تفصیل ہذا میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ مذکورہ مراکز میں کوئی بھی آسامی خالی نہیں ہے، سب آسامیوں پر عملہ تعینات ہے اور ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Jee, any supplementary?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی سر، سپلیمنٹری کوئسچن پکبے زیات دی خو ہغہ متعلقہ منسٹر صاحب شتہ دے نہ، نو زما دا ریکویسٹ دے تا سو تہ چہ دا ڊیفر کرئی Next sitting تہ۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: زما خیال دے چہ دے ہیلتھ کوئسچن تاسو ٲول ٲیفر کرل نو د ہیلتھ کوئسچن چونکہ منسٲر صاحب نشٲہ دے او ٲول Important کوئسچنز دی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کوئسچنز Important دی نو ٲیفر ئے کرئ Next sitting تہ۔

جناب عبدالاکبر خان: زما تاسو تہ ریکویسٲ دے چہ تاسو د ہیلتھ دا ٲیفر کرئ نو مہربانی بہ وی جی ستاسو۔

Mr. Speaker: This Question is deferred.

(شور)

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہ، ہمایون خان تاسو جواب ورکوی؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شیر اعظم خان۔

وزیر محنت: سپیکر صاحب، شکریہ۔ دا ٲیر کوئسچنز دی، Different آنریبل ممبرانو سرہ تعلق لری، دا خنی کوئسچنز داسے دی لکہ خوشدل خان چہ خبرہ اوکرہ او یا نور دی، ہغہ خو ٲیفر کول دوئ غواٲی نو That should be deferred، وزیر صحت بہ ہغوی لہ Appropriate جواب ورکری خکہ چہ ٲہ دیکبے بہ ضمنی وی، ضمنی سوالونہ ہم راخی، بیا بہ د ہغے جواب ورکوؤ او خنی داسے دی چہ د ہغے جواب مونر ورکولے شو لکہ محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی یا داسے نور نو د ہغوی چہ نمبر راخی نو د ہغے بہ مونر Appropriate جواب ورکوؤ، سر۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: دلٲہ چہ خومرہ دی، ہغہ دی۔

وزیر (محنت): Al-together دا ٲول نہ ٲیفر کیری کنہ۔

جناب عبدالاکبر خان: دا سوال ٲیفر کرئ جی۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ تو ہاؤس پہ Depend کرتا ہے، اگر سب کہتے ہیں کہ ڈیفر کریں تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: ڈیفر کریں جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی عالمگیر خان، عالمگیر خلیل صاحب۔ عالمگیر صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب عالمگیر خان خلیل: دیرہ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، زما خیال دے چہ دا سیشن شروع شوے دے نو دا خلورم خل دے چہ پہ ہیلتھ کوئسچن راشی او تاسو وائٹی چہ دا بیا، دا بیا، زہ تاسو تہ یوریکویسٹ کوم چہ یوہ ورخ مقرر کړئ چہ دا کوم سوالونہ جمع پراتہ دی، د دے جواب خو بہ جبرائیل علیہ السلام نہ ورکوی۔ (تالیاں) یا بہ د آسمان نہ وحی راخی او جواب بہ بیا جبرائیل علیہ السلام ورکوی؟ آخر د دے جواب خو بہ شوک ورکوی کنہ۔ دا خلورم خل دے چہ کوئسچن راشی نو لنڈ تاسو وائٹی ڈیفر او ڈیفر، ڈیفر او ڈیفر، مونر خو قسم پہ خدائے چہ کہ پہ دے ڈیفر پوہہ شو چہ ڈیفر خہ تہ وائی؟ (تہمتے) د خوشدل خان سوال پروت دے د سروسز ہسپتال چہ پکبنے د پنڈئی کسان بھرتی شوی دی، زما پہ حلقہ کبنے، زما پہ پی ایف 6 کبنے دے او د ہغے دوہ نیمے میاشتے او شوے او لا جواب ئے نشتہ دے نو زہ تاسو تہ یو خواست کوم چہ د منسٹر صاحب نہ یوہ خاص ورخ واخلئی کہ مصروف وی چہ پہ ہغہ ورخ بانڈے ہغوی راشی چہ دا کوئسچنز مونر او کړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب ہمایون خان۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): د منسٹر صاحب یو Important meeting وواو ہغہ بیا دا خاصکر د پینسور داسے یوہ واقعہ شوے وہ چہ پریذیڈنٹ صاحب پہ ہغے کبنے پخپلہ چیکس ورکول نو خکہ منسٹر صاحب ئے ہلتہ غوبنتے وو جی۔ کہ بیا ہم کوم ملگری، زمونر دوستان ورونرہ سوال کول غواری نو زہ تیاریم د ہغے جواب ورکولو تہ جی چہ خومرہ کیدے شی انشاء اللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، زما خیال کنبے خنگہ چہ دے عالمگیر خان خبرہ او کپہ چہ خلور ځله دا سوالونہ Defer شو نو داسے یوہ ورخ د منسٹر صاحب او بنائی چہ پھے باندے ہیلتھ منسٹر دلته کنبے موجود وی چہ تاسو پھ ہغہ ورخ باندے د ہغوی دا کوئسچنز واخلی چہ ٲول Satisfied شی۔ تاسو یو ورخ داسے او کپہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! پارلیمانی لیڈر صاحب یو پروپوزل ورکیرے وو، پکار دہ چہ مونبر نہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Defer کومہ جی، دا ٲول Defer شو مخکبے نشست تہ۔ جی زمین خان صاحب، Next Question No. 407۔

* 407 - جناب محمد زمین خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ داخلہ ہر پاکستانی شہری کو گاڑی چلانے کیلئے اس کی ذہنی و جسمانی حالت اور ڈرائیونگ کے تجربے کا معائنہ کروا کر ڈرائیونگ لائسنس جاری کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ لائسنس جاری کرنے کیلئے مختلف قسم کی کیٹگریز: موٹر سائیکل، موٹر کار، ایل۔ٹی۔وی اور ایچ۔ٹی۔وی مقرر کی گئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر کیٹگریز کے لائسنس جاری کرنے سے پہلے حکومت مقرر کردہ فیس سرکاری خزانے میں جمع کرانا پڑتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جون 2007ء سے تاحال ہر کیٹگریز کے جاری کردہ لائسنسوں اور حکومت کو اس سے حاصل شدہ آمدنی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جون 2007ء سے تاحال ہر کیٹگریز کے جاری کردہ لائسنسوں اور حکومت کو اس سے حاصل شدہ آمدنی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

رکشہ 63

ٹریکٹر 235

| | |
|----------|---------------|
| 332 | موٹر سائیکل |
| 45141 | موٹر کار / چپ |
| 20398 | ایل ٹی وی |
| 9836 | اتچکٹی وی |
| 75781849 | کل رقم روپے۔ |

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد زمین خان: بس زہ دے نہ مطمئن یمہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر 408۔

* 408 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ضلعی مال خانے سے اسلحہ کا اجراء کرتی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اسلحہ لائسنس بھی جاری کرتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں میں حکومت نے صوبے کے تمام اضلاع کے مال خانوں سے کتنا اسلحہ جاری کیا ہے،

نیز جن کے نام اجراء کیا گیا ہے، ان کے نام، اسلحہ کا نام و قیمت کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) گزشتہ تین سالوں میں آل پاکستان اسلحہ لائسنس کا اجراء نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز اس

ضمن میں صوبائی حکومت کو کتنا خسارے کا سامنا کرنا پڑا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں یہ درست ہے، ضلعی مال

خانے سے وزیر اعلیٰ صاحب کی باقاعدہ منظوری سے اسلحہ کا اجراء ہوتا ہے۔

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے کہ حکومت اس اسلحہ کے لائسنس کا اجراء کرتی ہے جس کی حکومت پاکستان

نے منظوری دی ہے، یعنی شارٹ گن اور پستول ہر قسم کی۔

(ج) (i) اس ضمن میں یہ عرض کی جاتی ہے کہ صرف پشاور کے مال خانے سے اسلحہ جاری ہوا جس کی

تفصیل ایوان میں پیش کر دی گئی۔

(ii) حکومت پاکستان نے آل پاکستان اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی لگائی ہے اور جہاں تک اس کے

خسارے کا تعلق ہے، اس کا کوئی صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کتنے لوگ آل پاکستان

کے لائسنسوں کیلئے درخواستیں دیتے اگر پابندی نہ ہوتی۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نور سحر: سر، دیکھنے خو ڊیر ضروری سپلیمنٹری دے زما بلکہ دا ٲول هاؤس بہ پہ دیکھنے Interested وی چہ دا کلاشنکوفونہ ورکھے شوے دی، کوم چہ مونہہ تہ دوی ڊیتیل را کرے دے۔۔۔۔۔

ایک آواز: اردو میں۔

محترمہ نور سحر: اردو میں بولتی ہوں۔ اچھا، یہ کلاشنکوف انہوں نے ایشو کیے ہیں تو کسی کو آٹھ ایشو ہوئے ہیں، کسی کو چار ایشو ہوئے ہیں، کسی کو دو ایشو ہوئے ہیں، کسی کو ایک اور کسی کو ملا ہی نہیں ہے۔ اس کیلئے کوئی رولز ہونے چاہئیں کہ ایک بندہ ایک صوبے میں کتنا اسلحہ لے سکتا ہے اور یہ اس کیلئے کوئی رولز انہوں نے ہمیں نہیں بتائے ہیں کہ اس کیلئے کیا رولز ہونے چاہئیں۔ ایک بندہ آٹھ لے رہا ہے اور دوسرے کو ایک بھی نہیں مل رہا ہے۔ جب جاتے ہیں چیف منسٹر صاحب کے پاس تو کہتے ہیں کہ مال خانے میں مال نہیں ہے، بی بی، ہم آپ کو کہاں سے دیں؟ ہم لوگوں کو، جہاں ہم حالت جنگ میں ہیں، ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں، اگر اس صوبے والے کو، پشاور والوں کو آٹھ آٹھ ملتے ہیں تو سوات اور ملاکنڈ ڈویژن کو پھر بیس اور تیس ملنی چاہئیں کیونکہ وہ حالت جنگ میں ہیں۔ یہ فلرز جو انہوں نے بتائی ہیں، ان پر میں Objection کرتی ہوں یا اس کیلئے کوئی رولز بنائے جائیں کہ ہر ڈسٹرکٹ میں اتنے دیے جائیں اور اگر یہ رولز نہیں ہیں تو ملاکنڈ ڈویژن کو زیادہ ملنی چاہئیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، اس پہ تقریر نہ کریں جی، صرف ضمنی کونسلین پوچھیں۔

محترمہ نور سحر: دا د دے دا ڊیتیل چہ کوم هغوی را کرے دے کنہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د و مرہ او برد تقریر مه کوئی۔ جی بی بی۔

محترمہ نور سحر: بنہ، ایک اور ضمنی کونسلین، بنہ تہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تہ خو Suggestion ور کوے کنہ، کونسلین نہ، تپوس کوے۔

محترمہ نور سحر: نو سر، دا ڊیتیل ئے چہ ور کرے دے نو هغے باندمے زمونہر ابجکشن دے کنہ۔

جناب سپیکر: Only supplementary question، یہ کونسلینز آور ہے، ختم ہو رہا ہے اور کافی کونسلینز باقی ہیں۔

محترمہ نور سحر: سر، اسے کمیٹی کوریفر کریں تاکہ اسکی وضاحت وہاں ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی شازیہ طہماس بی بی، ضمنی کو سچن۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی سر، اس میں یہ جو جز (ج) ہے، اس کے فرسٹ میں انہوں نے پوچھا ہے،
مؤور نے کہ بھئی گزشتہ تین سالوں میں صوبے کے تمام اضلاع کے مال خانوں سے کتنا اسلحہ جاری ہوا، اس
کی تفصیل دی جائے جبکہ انہوں نے صرف پشاور ڈسٹرکٹ کے حوالے سے تفصیل دی ہے اور پشاور
ڈسٹرکٹ میں بھی جو تفصیل انہوں نے دی ہے، مجھے لگتا ہے کہ شاید پورے ملک کا اس کے برابر ہے تو مؤور
کی یہ بات صحیح ہے۔ میری تو Suggestion یہ ہے کہ یہ کمیٹی کو Mark ہونا چاہیے کہ کس رولز کے تحت
انہوں نے ایک ایک، جو مطلب Comparative کچھ لوگوں کو بہت زیادہ اسلحہ جاری کیا ہے اور کچھ
لوگوں کو کم جاری کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب بشیر۔ کون جواب دے گا جی؟ جی عنایت اللہ حدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان حدون: جناب سپیکر صاحب! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں تو اس قسم کی کسی چیز کا
کوئی علم نہیں ہے، ہمیں تو کوئی کلاشنکوف نہیں ملی ہے، تو اگر ملی ہے تو یہ سب کو کس قانون کے تحت مل
رہے ہیں اور وہ پھر جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ Uniformly distribute کریں، سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک۔ ہاں محمد علی خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درخمہ جی یو منٹ، محمد علی خان۔ ضمنی کو سچن خالی، ضمنی
کو سچن۔

جناب محمد علی خان: مہربانی جی۔ سر، زہ دا وا ایمہ چہ دوئی خو کلاشنکوف غواہی،
مونبر تہ خو لائنس ہم نہ دے ملاؤ شوے، مونبر تہ خو چا لائنس ہم، چیف
منستیر لا ہم در کرل تاسو تہ جی او ہلتہ پی ایم لاهم ور کرل، یو زہ یم چہ د
کلاشنکوف لائنس کہ د دے علاقے چا لہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دے جواب بہ زہ بیا بھر در کومہ جی۔ اچھا میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کا کا خیل (وزیر جیلخانہ جات): سر، اب اس میں آپ ذرا دیکھیں، 21 نمبر پہ جناب سپیکر،
دیکھ لیں، میاں نثار گل کا کا خیل، Mian Nisar Gul Kakakhel, Minister for
Prisons NWFP دو عدد کلاشنکوف میرے نام پکھے ہیں۔ جناب سپیکر، میرا استحقاق مجروح ہوا ہے

کیونکہ مجھے کوئی بھی کلاشنکوف نہیں ملی اور میرا نام اسمبلی فلور پہ آیا ہے، اسلئے میں احتجاج بھی کرتا ہوں کہ میرا نام کیوں ذکر کیا ہے؟ کیونکہ ادھر اس میں لکھا گیا ہے کہ 3500 روپے میں نے جمع کیے ہیں۔ سر، اس کی انکوائری ہو جائے، آیا میرے نام پہ کسی نے کلاشنکوف ایشو کئے ہیں؟ یا جناب سپیکر، میں یہ کہتا ہوں کہ میرے دو کلاشنکوف اپنے ذاتی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب۔

وزیر جیلخانہ جات: ولے زما نوم ولے، کہ ملاؤ نہ دے جی؟۔۔۔۔۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! آپ نے لسٹ پڑھی ہوگی، بڑے نامی گرامی میرے جو ایم پی ایز بھائی ہیں، ان کو تو ان کی کلاشنکوفیں 3500 روپے ملی ہیں اور آجکل ایک کلاشنکوف کی ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ قیمت ہے اور کم از کم ایک لاکھ تو ہے، ہی اور یہ پینتیس سو میں یہ 2009 میں لے رہے ہیں، ابھی لے رہے ہیں؟ اس لسٹ میں آپ نے دیکھا ہے تو اس میں فرق ہے یا تو سب کو دیا جائے اور جو چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں ہیں، وہ سیکرٹری نے بھی لی ہے اور جو جو لوگ چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں موجود ہیں، ان سب کے نام پر یہ ایشو ہوئے ہیں تو یہ کم از کم ایم پی اے کو ایک ایک کلاشنکوف آپ کی وساطت سے مل جائے تو یہ ہم لوگ لاکھوں میں خریدتے ہیں، یہ پینتیس پینتیس سو کی، تو پھر ہم سب کو دی جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو پھر۔۔۔۔۔

جناب قلندر خان لودھی: یہ عبدالاکبر خان کو میں نے نہیں کہا، نام لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں کونسی چیز اور بہت ضروری اور ہے، اسے مذاق نہ بنایا جائے۔ جی خان بہادر صاحب، احمد خان بہادر صاحب۔ سرپس کو کس چیز جو بھی ہوں جی، ہم چاہتے ہیں، موسٹ ویلکم جی۔

جناب احمد خان بہادر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سر، جی یہ نمبر 40 باندے دے چہ احمد خان بہادر ایم پی اے، پی ایف۔24 تہ ہم دوہ کلاشنکوفے ورکرے دی سر، او 35 باندے، دا Each ہم ورسرہ لیکلے دے۔ جناب سپیکر صاحب، Like نثار گل زما ہم استحقاق مجروح شوے دے جی، ما بالکل نہ چرتہ کلاشنکوف اغستے دے جی، دا ہسے غلط سٹیٹمنٹ دے جی۔

جناب سپیکر: جی زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: پیپر باندے ہم زما نوم ورکرے شوے دے جی، نو دغسے زما ہم استحقاق مجروح شوے دے چہ غلط انفارمیشن ئے ولے ورکرے دے؟

حالانکہ خلقو تہ ور کرے شوی دی او زمونہ ہغہ علاقہ داسے علاقہ دہ چہ ہلتہ کنبے یقیناً چہ زمونہ دا حق جو ریڑی کہ نور چا تہ ملاؤ شوی دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی۔ جی ٹریڈی۔ نچرے کون جواب دے گا جی؟ جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زہ شکر گزار یم د دے تولو ملگرو، دا تاسو او گوری، دوئی ہول وائی چہ 2009 میں سب کچھ ہوا ہے، دا تاسو او گوری دے جواب کنبے نو 2005 کنبے یو او بیا۔۔۔۔۔

Mr.Speaker: Be serious, please serious.

سینیئر وزیر (بلدیات): بیا 2007 کنبے چار کلاشنکوفے رجسٹرار پشاور ہائیکورٹ تہ ملاؤ شوی دی او زما دے خور نور سحر او وٹیل چہ اتہ کلاشنکوفونہ، دا خو ما ہول لیدلے دے، ما تہ خو چر تہ اتہ والا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے مائیک تہ جی لہر جخت شی، مائیک تہ لہر جخت شی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ما تہ خو چر تہ دیکنبے اتہ والا بنکارہ نہ شو، ما سرہ خونشتہ کیدے شی چہ دوئی سرہ وی۔

جناب سپیکر: بی بی، Disturbance نہ کریں، آپ بیٹھ جائیں تھوڑا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ تا تہ جواب در کوم کنہ، تہ لہر مہربانی او کرہ زہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑا بیٹھ جائیں جی۔ ہاؤس کے ڈیکورم کا ذرا خیال رکھیں، Be serious۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا کوم چہ دوئی وائی چہ مونہ 09-2008 پورے، نو مونہ 2009 کنبے ور کپی دی۔ دا ستاسو د ملک حالات داسے دی چہ دیکنبے مونہ تہ مجبوری وہ چہ یو ایم پی اے صاحب چہ درخواست او کپی، دا Prerogative دے د چیف منسٹر چہ ہغوی ہغہ تہ Allow کوی او دا چا چہ درخواست کرے او چا تہ نہ وی ملاؤ شوے نو بے شکہ بیا، مال خانہ کنبے خو یو توپک ہم نشتہ۔ زما دا خور وائی چہ جی دا خالی د دسترکت پینور ئے لیکلے دے، توله صوبہ کنبے صرف یو مال خانہ دہ چہ ہغہ پینور کنبے دہ، بل خائے دے صوبہ کنبے نشتہ، مال خانہ نشتہ چہ ہلتہ نہ دا توپکے ور کوی۔ دا توپک داسے چہ چر تہ راشی، ہغوی بیا خپل حالات پہ مطابق ہر یو کس چہ شوک Interested وی، ہغہ معلومات کوی، چہ وی نو ہغہ چیف منسٹر تہ لار شی او کلاشنکوف ہلتہ نہ،

داسے ہلتہ پہ زرگونو کلاشنکوفونہ نہ دی پراتہ چہ خوک بہ لارشی او ہغہ تہ بہ ورکوی، دا ہغہ خلقو تہ ملاؤ شوے دے چہ کوم زیات داسے حالاتو کبے دی۔ اوس ہزارے والا زما ورونرہ وائی نوپہ سر سترگود دوی ہم حق جو پیری خو ہلتہ لاء ایند آرہر سچویشن داسے نہ دے۔ زما دا پیتی سپیکر چہ دے، دا د شپے کلاشنکوفے اخلی او خپلہ حلقہ کبے متنی او بدھ بیرہ کبے گرخی نو ہغہ تہ خلور کلاشنکوف ملاؤ شو، مجبوری دہ، ہغہ تہ پہ دے وجہ باندے۔ دا مونر داسے نہ دی کرے چہ خوک داسے بغیر تپوسہ یا بغیر د Necessity، د چا ضرورت نہ وی نو ہغہ تہ بہ داسے انکار کرے وی۔ اوس ہلتہ چہ دا زما خور نور سحر چہ وائی، دے تہ کلاشنکوف پکار دے نو دائے چلوئے شی؟ نو دا زمونر دشمنیانے د ہر چا خپلے دی، دا بہ خنگہ، دا مونر تہ Loss، افسوس پہ دے کوؤ چہ دوی وائی چہ دا کلاشنکوفونہ چہ دی، دا Purely او Purely د چیف منسٹر اختیار دے او چیف منسٹر حالات بیا گوری، ہغہ سری تہ گوری، د ہغے دشمنو تہ گوری، دا چہ کومہ خبرہ دوی کوی، دا زما نثار خان منسٹر صاحب خبرہ او کرہ او زما بہادر خان خبرہ او کرہ چہ مونر تہ نہ دی ملاؤ شوے، دا بہ معلومات کوؤ چہ دا ولے داسے د دوی نومونہ راغلے دی؟ دا بہ انشاء اللہ دوی سرہ زہ کبینیم او چہ چا دا دوی تہ نومونہ غلط ورکری دی او د دوی پہ نومونوئے اخستے دی نو انشاء اللہ د ہغوی خلاف سخت نہ سختہ کارروائی بہ کوؤ۔

جناب سپیکر: باچا صالح صاحب۔ باچا صالح، ملک باچا صالح صاحب۔ باچا صالح صاحب۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بی بی کو کچنیز آور ہے، یہ Limited وہ ہوتا ہے۔ بادشاہ صالح صاحب، سوال نمبر 471۔

* 471۔ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 'Political Pensions, Mutiny Allowances and

'Jagirs' حکومت ادا کرتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ الاؤنس کی مقدار وصول کرنے والوں کے نام سالانہ وار فراہم کئے جائیں:

(2) گزشتہ پانچ سالوں میں جو نئی منظوریوں دی گئی ہیں، ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟
جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) نہیں، حکومت کوئی Mutiny Allowance جاگیر دار کو ادا نہیں کرتی، البتہ حکومت سابق والی سوات کے فرزند میاں گل اور نگزیب کو سالانہ نو لاکھ، پچاس ہزار روپے گزارہ الاؤنس (Maintenance Allowance) ادا کر رہی ہے۔ اس طرح مرکزی حکومت، سیفران نے نواب محمد شاہ خسرو کے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد کو گزارہ الاؤنس (Maintenance) کے نام سے سالانہ بائیس ہزار روپے فراہم کرتی ہے، جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

| وصول کنندہ کا نام | سالانہ | گزشتہ پانچ سالوں میں فراہم کردہ رقم |
|----------------------------------|----------|-------------------------------------|
| عالمزیب خان اور اس کا خاندان | 12580.32 | 62901.60 |
| محمد سلطان زیب خان اور اس کی ماں | 3565.08 | 17825.40 |
| فیروز خان اور بزرگ شاہ زیب خان | 5694.60 | 28473.00 |
| مسماۃ روحی تاجہ | 960 | 4800 |
| کل رقم | 22800.00 | 114000.00 |

گزشتہ پانچ سالوں میں کسی قسم کی نئی منظوری نہیں دی گئی ہے۔

Mr.Speaker: Any supplementary?

جناب بادشاہ صالح: سر! پہ دیکھنے لہ فرق دے۔ مونہر وایو چہ ضلع تہ نو لاکھ، پچاس ہزار روپیہ دی او زمونہر دے تہ کہ او گورئی نو ایک لاکھ، چودہ ہزار روپیہ دی نو کہ پہ دیکھنے دا کوم فرق چہ دے، چہ دا دلرے کرے شی نو دا بہ ڊیرہ مہربانی وی، ولے چہ دواہرہ ستیتس دی، دیرہم ستیت دے او سوات ہم ستیت دے، دواہرہ حکومتونہ ختم شوی دی، یو پچاس فیصد ختم شوے دے او دا ظلم دے نو چہ دا ختم کرے شی پہ مینخ کبے دا شے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، عرض دا دے چہ دوئی کومہ دا خبرہ کوی، ما پخپلہ سحر ہم دا اولوستو چہ دا سوات والا والی صاحب تہ نولاکھ، پچاس ہزار روپئی سالانہ ملاویری او دا پیسے چہ دی، دا سیفران ورکوی او مونر بہ ہغوی سرہ خبرہ کوؤ چہ د دوئی سرہ ولے زیاتے کیبری نو ہغوی تہ بہ خبرہ او کپرو چہ ہغوی خنگہ فیصلے کرے دی؟ بس دا خبرہ فیڈرل گورنمنٹ کوی اور فیڈرل گورنمنٹ تہ مونر بہ Approach کوؤ چہ دا مہربانی د او کپری د دوئی سرہ زیاتے د او نہ شی او بل صرف تاسو تہ دا عرض کوم، ہغہ کوئسچن ختم دے، دا 33 نمبر باندے نور سحر ہم یو کلاشنکوف اخستے دے د خپل خوئے پہ نوم، 33 نمبر باندے۔

جناب سپیکر: جی، محمد ظاہر شاہ صاحب۔

* 533 - جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں حالیہ طالبان کے قبضے اور ان کو وہاں سے ہٹانے اور قبضہ واپس لینے کے دوران فوج اور طالبان کے درمیان جنگ ہوئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں پبلک پراپرٹی بھی تباہ ہوئی یا ان کو نقصان پہنچا تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے تھے یا نقصان پہنچا تھا اور ان کو کیا معاوضہ دیا گیا تھا؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) 14 نومبر 2007 کو طالبان / جنگجوؤں نے ضلع شانگلہ کے ہیڈ کوارٹر ایلپوری پر قبضہ کر لیا اور اسی دن فوج اور جنگجوؤں کے درمیان لڑائی شروع ہوئی جو تقریباً دس / پندرہ دن جاری تھی۔ ریونیو، پولیس اور آرمی کے افراد پر مشتمل کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق آرمی آپریشن کی وجہ سے عوام کا کافی جانی و مالی نقصان ہوا ہے، تفصیل ذیل ہے:

تعداد مکمل تباہ شدہ مکانات: 7

تعداد جزوی تباہ شدہ مکانات: 53

معاوضے کی تفصیل: (1) مکمل تباہ شدہ مکانات کے مالکان کو پچیس ہزار روپے فی مکان کے حساب سے معاوضہ بذریعہ تحصیلدار اپوری ادا کی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔
جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، دوئی جواب را کرے دے چہ دلته کبے پہ آپریشن کبے اووہ مکانونہ تباہ شوی دی او ترپن مکانونہ جزوی طور تباہ شوی دی، Compensation دوئی ور کرے دے جی، پچیس ہزار روپی د مکمل تباہ شدہ مکان او دس ہزار روپی د جزوی تباہ شوی مکان نوزہ ستاسو پہ وساطت سرہ د گورنمنٹ نہ دا تپوس کومہ چہ دا کومہ Criteria دوئی ایبنودے دہ د دے Damage، نو پہ دے پچیس ہزار روپی باندے لکہ خہ کیری؟ او پہ دس ہزار روپی باندے نن سبا د دروازو ہغہ چتکنی چہ دی، ہغہ ہم نہ کیری جی۔ دس ہزار تہ پہ سوات کبے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کوہ جی، تقریر پرے مہ کوہ کنہ جی۔ ضمنی سوال خالی او کرہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سوال زما دا دے چہ پہ سوات کبے دوئی تین لاکھ روپی ور کوی او پہ شانگلہ کبے پچیس ہزار روپی ور کوی، داسے ولے کوی؟ دا خو جی زیاتے دے انتھائی۔

جناب سپیکر: خہ تھیک شو۔ ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب سپیکر۔ زہ ستاسو پہ وساطت سرہ د منسٹر صاحب نہ دا سوال کومہ چہ دا ریلیف ایکٹ کبے چہ دا خومرہ کمے پیسے دی د مکان د پارہ، پچیس ہزار روپی خو جی ہدو خہ دی نہ، آیا دوئی دے ریلیف ایکٹ کبے خہ چینج راولی کہ نہ؟

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا گزارش کومہ چہ آیا دے نورو ضلعو کبے چہ کومے آپریشن زدہ علاقے دی، ضلعے دی، ہغوی تہ دا ریلیف ولے نہ ور کولے کیری او کہ ور کرے کیری نو ہنگو تہ تراوسہ پورے ولے نہ دے ور کرے شوے؟

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): سپیکر صاحب، دوئی چہ کومہ خبرہ او کرہ جی، تاسو تہ بہ علم وی چہ تر اوسہ پورے زمونر د حکومت فیصلہ دا وہ چہ شہیدانو تہ او زخمیانو تہ بہ پیسے ملاویدے، دا شانگلہ بارہ کبنے چہ دا وونو دا سپیشل فنڈ نہ مونر دا پچیس ہزار او دس ہزار ورکری دی، دا ڊیرے کمے پیسے دی او زہ فلور آف دی ہاؤس دا وایمہ چہ ما خبرہ ہم کرے دہ چہ مونر تہ فیڈرل گورنمنٹ بہ پیسے راکوی، چہ خنگہ باقی ڊسٹرکٹس تہ ورکری کیری، ہم ہغہ شانٹے شانگلے تہ ہم ہغہ پیسے بالکل بہ ورکوؤ، داسے Discrimination بہ نہ کوؤ او خنگہ چہ جانان صاحب خبرہ او کرہ، دا ہم وایمہ چہ مونرہ ٲولہ صوبہ کبنے چر تہ چر تہ چہ دا Damages شوی وی او چہ خنگہ مونر بل ہر یو District criteria دہ، ہغہ شان بہ ورکوؤ۔ ستاسو پہ علم کبنے بہ وی سپیکر صاحب، چہ شاخیلو کبنے، لکی کبنے، لکی مروت کبنے کوم ایک سو بیس کسان شہیدان شوی وو، ہلتہ پہ موقع وزیر اعلیٰ صاحب پخپلہ تلے وو او ہریو کور تہ تین لاکھ روپئی چہ Full damaged کور بہ وو، ہغے تہ ورکری شوی وے او یو لاکھ روپئی ہغہ کور تہ چہ ہغہ Partially damage شوی وو او ہلتہ ئے پخپلہ پیسے ورکری وے، دغہ Criteria بہ انشاء اللہ مونر کوشش کوؤ چہ ہم دغہ شانٹے ٲولے صوبے تہ ورکرو او دا مونر تہ چہ د مرکز نہ پیسے راشی، مونر مرکز تہ ریکویسٹ کرے دے، مونر د 87 بلین روپو ریکویسٹ کرے دے او دا پیسے چہ مونر ورکری دی نو دا مو د خپلے صوبے دا اے ڊی پی نہ ورکری دی، نو انشاء اللہ مونر لہ چہ ہغہ پیسے راشی نو مونر بہ ٲہ ٲولہ صوبہ کبنے یو پورہ Uniformity بہ انشاء اللہ بحالوؤ، داسے بہ نہ وی چہ چا سرہ بہ زیاتے کوؤ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: مطمئن شومہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ظاہر شاہ خان مطمئن شولو۔ محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر 479۔

(اس مرحلہ پر رکن موصوفہ احتجاجاً ایوان سے اٹھ کر باہر چلی گئیں)

بیگم سنجیدہ یوسف: ہغوی جی واک آؤت کرے دے۔

جناب سپیکر: جاؤ، لے آؤنا اپنے ساتھ۔ واجد علی خان، آپ بھی جائیں۔ This question lapses.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

554۔ جناب عطف الرحمان: کیا وزیر بلدیات وہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور کی ترقی کیلئے ادارہ سی ڈی ایم ڈی کام کر رہا ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ 2007-08 کے دوران مذکورہ ادارے میں خالی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی

ہیں:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔ سکیل 1 تا 15 کل کتنی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں، گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے;

2۔ بھرتی شدہ افراد کے پتے اور ڈومیسائل سے متعلق معلومات فراہم کی جائیں، نیز مذکورہ بھرتیاں کس کی

سفارش پر کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

1۔ درجہ چہارم کے ملازمین بھرتی کئے گئے۔

2۔ مذکورہ بھرتیاں مجوزہ قواعد و ضوابط کے تحت کی گئی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی۔

187۔ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت ڈسپنسریوں کی عمارات تعمیر ہو چکی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

حکومت مذکورہ عمارات کو کارآمد بنانے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ وزیر (صحت): (الف) جی ہاں، پیپلز ورکس پروگرام کے ساتھ ساتھ تعمیر وطن

پروگرام اور ایم پی اے / ایم این اے / سینیٹرز پروگرام کے تحت بھی صوبہ سرحد میں کئی ڈسپنسریاں

تعمیر ہو چکی ہیں اور مزید یہ کہ یہ تمام ڈسپنسریاں فعال حالت میں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی۔

(ب) محکمہ صحت سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2009-10 میں ایک علیحدہ سکیم کے تحت متعلقہ

ڈسپنسریوں میں جہاں ضرورت ہوگی، مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

479۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کمشنر افغان مہاجرین محکمہ داخلہ کے تحت کام کر رہا ہے؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کمشنریٹ میں افسران اور گاڑیوں کی تعداد کتنی ہے
 اور 2008 کے دوران گاڑیوں کے تیل اور مرمت پر جتنا خرچہ آیا ہے، اس کی ماہانہ وار تفصیل بھی فراہم کی
 جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ کہنا درست نہیں کہ کمشنر افغان مہاجرین مکمل طور پر محکمہ
 داخلہ کے تحت کام کر رہا ہے بلکہ اس کے تمام مالیاتی امور منسٹری آف سیفران چلاتا ہے اور انتظامی امور محکمہ
 داخلہ کی وساطت سے منسٹری آف سیفران کے ساتھ چلاتا ہے۔

(ب) سال 2008 میں کمشنریٹ برائے افغان مہاجرین صوبہ سرحد میں کل ملازمین کی تعداد 708
 تھی جس میں گریڈ 16 سے گریڈ 20 تک افسران کی تعداد 94 ہے۔ کمشنریٹ اور اس کی ضلعی دفاتر میں
 گاڑیوں کی تعداد 51 ہے جو کہ یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر کی ملکیت ہے۔ یہ گاڑیاں 1980ء سے 2002ء کے
 دوران یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر نے مہیا کی ہیں اور ان کے تمام اخراجات یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر کے بجٹ
 سے ادا ہوتے ہیں اور کمشنریٹ کے دفاتر میں صرف Under right of use agreement کے
 تحت استعمال ہو رہی ہیں۔

سال 2008 میں ان گاڑیوں پر تیل اور مرمت کی مد میں ماہوار اخراجات درج ذیل ہیں:

| مدینہ | تیل | مرمت |
|--------|--------|--------|
| جنوری | 341628 | |
| فروری | 365542 | 13330 |
| مارچ | 348810 | 10400 |
| اپریل | 324774 | |
| مئی | 375964 | |
| جون | 358770 | 93855 |
| جولائی | 440255 | 165500 |
| اگست | 614730 | 66560 |
| ستمبر | 575731 | 48800 |

| | | |
|-----------|-----------|--------|
| 103193 | 602034 | اکتوبر |
| 13285 | 623265 | نومبر |
| 774927 | 627041 | دسمبر |
| 12,89,850 | 55,98,544 | ٹوٹل |

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں جناب فضل اللہ صاحب، مسماة نرگس شمین بی بی اور مسماة ساجدہ تبسم صاحبہ نے 17 فروری 2010ء کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions: Mufti Kifayatullah Sahib to please move his adjournment motion No. 141 in the House. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی محترمہ نور سحر واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آگئیں)

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): دوئی وائی چہ زمونر پہ نوم باندے جاری شوے دے او مونر تہ نہ دے ملاؤ شوے، زمونر نوم ئے پکبنے داسے اچولے دے نوزہ دا غوارمہ چہ دا کوم کوئسچن دے نو دا کمیٹی تہ حوالہ کړئ چہ دا ټول چہان بین اوشی چہ چا تہ ملاؤ شوی دی او چا چا تہ نہ دی ملاؤ شوی؟

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! دا ہم تحقیق او کړئ چہ دا د دوئی نوم اچولے شوے دے او کلاشنکوف نہ دے ملاؤ، لکہ خنگہ میان نثار گل صاحب او ویل، دغہ شان د دوئی ہم تحقیق او کړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ما خو فلور آف دی ہاؤس دا خبرہ او کړہ چہ میان نثار گل، بہادر خان یا د ہر چا نوم چہ دیکبنے راغلے دے او ہغوی نہ دے اخستے نو ما سرہ د Contact او کړی نو انشاء اللہ مونر بہ د دے تپوس او کړو او بیا چا چہ

درخواست کرے دے ، کلاشنکوف بہ نہ وی ، پہ دے وجہ بہ نہ وی ملاؤ شوے او
د چا نوم چہ راغلے دے او ہغوی تہ نہ دے ملاؤ شوے نو دا بہ تپوس کوؤ چہ
ولے نہ دے ملاؤ شوے ؟ اوس بہ ئے تپوس او کپرو۔

جناب سپیکر: او بنہ پورہ تپوس ئے او کپری او سزا ورتہ ور کپری۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اوس بہ ئے تپوس او کپرمہ او اوس بہ دوئی تہ جواب ور کپرم۔

جناب سپیکر: شکر یہ۔

محترمہ نور سحر: سر ، کمیٹی تہ ئے حوالہ کپری چہ پورہ چہان بین ئے اوشی۔

جناب سپیکر: بی بی ! بلا کونسنچنز کمیٹیو تہ لارل ، تراوسہ خہ جواب راغلے دے ؟

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب ! تاسو دا ہم اولیری ، انکوائری بہ ئے اوشی۔

جناب سپیکر: نو مونزہ ڈیر اولیرل ، کوم جواب ئے راغے ؟

محترمہ نور سحر: زما پہ نوم ایشو شوے دے او ماتہ نہ دے ملاؤ شوے۔

جناب سپیکر: د ہغے جواب بہ ترینہ واخلی چہ کوم غلط ئے لیکلی دی ، بشیر بلور
صاحب یقین دہانی در کپہ ، د وزیر صاحب پہ یقین دہانی باندے بہ یقین کوئی
جی۔ کہ او نہ شوہ نو بیا ہاؤس تہ ئے راوڑی کنہ جی۔ جی مفتی کفایت اللہ
صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، بہت زیادہ شکر یہ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ
ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ گزشتہ کئی ایام
سے کراچی میں ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے اور بد قسمتی سے اس ٹارگٹ کلنگ میں جو بے گناہ لوگ شہید ہو
رہے ہیں، ان کا تعلق صوبہ سرحد سے ہے۔ صوبہ سرحد کے عوام اپنے گناہ معلوم کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ
مطالبہ بھی کرنا چاہتے ہیں کہ سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر صوبہ سرحد کے عوام کی ٹارگٹ کلنگ فوراً بند
کردی جائے۔ جناب سپیکر، میں ذرا اختصار کے ساتھ گزارش کروں گا کہ ایک عرصہ سے بہت زیادہ ٹارگٹ
کلنگ ہو رہی ہے کراچی میں اور جناب سپیکر، آپ کو تو اندازہ ہے کہ جتنی انسان کی اپنی تاریخ پرانی
ہے۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میری یہ بھی خواہش ہوگی کہ آپ ہاؤس کو In Order کر دیں تاکہ یہ منی اسمبلی ختم ہو جائے۔

(شور)

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان صاحب، بیٹھ جائیں جی۔ آپ سارے اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔ جی بسم اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ جتنی انسان کی اپنی تاریخ پرانی ہے، اتنی ہی ساتھ جرائم کی تاریخ بھی پرانی ہے۔ اس پر کوئی بھی آدمی اعتراض نہیں کر سکتا کہ جو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: شیراعظم خان صاحب! یہ ذرا آپ سن لیں، مفتی صاحب بہت اہم پوائنٹ کی طرف آرہے ہیں۔ عبدالاکبر خان مفتی صاحب کی بات کیوں نہیں سننا چاہتے، مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے؟

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں اسلئے گزارش کر رہا ہوں کہ جتنی انسان کی تاریخ پرانی ہوئی، اتنی جرائم کی تاریخ بھی پرانی ہے۔ اس پر تو کسی عقلمند آدمی کو اعتراض نہیں ہوگا کہ یہ جرم کیوں ہو گیا ہے؟ لیکن

جب جرم کسی خاص ماحول میں ہوتا ہے اور خاص پس منظر میں ہوتا ہے اور اس کے پیچھے کچھ کمائیاں چھپی ہوتی ہیں تو اس سے بہت زیادہ فرق بھی آجاتا ہے اور تشویش بھی آتی ہے۔ میرے جو بچتوں بھائی ہیں، وہ

کراچی کے اندر، کراچی کی تعمیر میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے، آج اگر کراچی قلموں اور بجلیوں والا شہر ہے تو اس کے اندر میرے خون اور میرے پسینے کی کمائی شامل ہے، میری محنت شامل ہے اور آج میں دعویٰ سے

کنتا ہوں کہ اگر ہمارا کردار درمیان سے ہٹا دیا جائے تو کراچی کی تاریخ مکمل ہی نہیں ہوتی پھر میں نے کیا گناہ کیا ہے اگر میں وہاں فٹ پاتھ پر بیٹھ کر پالش کرتا ہوں یا میں قومہ خانہ میں بیٹھ کر لوگوں کو چائے پلاتا

ہوں یا لوگوں کے مکانات کو تعمیر کرتا ہوں اور ان کیلئے سمولت کا سبب بنتا ہوں؟ تو پھر خاص کر مجھے مارگٹ کر کے مار دیا جائے، یہ میرا گناہ نہیں ہے اور جناب سپیکر، میں اسلئے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان

وفاق ہے اور اس وفاق کے نیچے اکائیاں ہیں اور وہ وحدتیں، وہ یونٹس، وہ اکائیاں، ان کے درمیان احترام کا رشتہ ہے اور اگر ایک اکائی سے ایک ایسا پیغام آجائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شنازی خان! آپ نے ان کا جواب دینا ہوگا۔

مفتی کفایت اللہ: اگر ایسا پیغام آجاتا ہے کہ جس سے ایک اکائی کے لوگ پریشان ہو رہے ہوں تو پھر یہ تو وفاق کو خطرہ لاحق ہے۔ یہ اکائیاں کس طرح جوڑیں گی جبکہ ہمارے صوبہ سرحد کے اندر عمومی طور پر لاشیں آرہی ہیں اور ہمارے علاقے مانسہرہ میں تو ایک ایک گاؤں میں کئی کئی لاشیں آرہی ہیں اور جب یہ لاشیں آتی ہیں تو اس سے اشتعال بہت زیادہ پھیل جاتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت صوبہ سرحد کے عوام ایک غیر متنازعہ، متفقہ ایک مشترکہ مطالبہ کرنا چاہتے ہیں کہ درخواست کر دی جائے کہ ہمارا گناہ کیا ہے؟ اگر حکومتی، نجری میری مخالفت نہ کریں اور اس تحریک التواہ کو Submit کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں تو ایک متفقہ ریزولوشن بھی سامنے آجائے گی۔ ہم ایک جرگہ بنا کر وزیراعظم کے پاس بھی چلے جائیں گے اور ان پختون لوگوں کے خون کا ان سے درخواست کرنے کیلئے کہ آئندہ ایسی ٹارگٹ کلنگ نہ ہو۔ مجھے امید ہے کہ یہ معاملہ اتنا حساس ہے کہ میرے حکومتی، نجری والے اس سے اختلاف نہیں کریں گے اور اس کو بحث کیلئے منظور کرنے کی اجازت دے دیں گے۔ جناب سپیکر، بہت زیادہ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب واجد علی خان صاحب۔

وزیر جنگلات: محترم سپیکر صاحب! مفتی صاحب چہ کومے خبر ہے تہ اشارہ او کولہ، یقیناً چہ دا زمونہ د تولو پبنتنو د پارہ، د پختونخوا د صوبے د تولو خلقو د پارہ یواہمہ مسئلہ دہ۔ پہ کراچی کبے چہ کوم پبنتانہ آباد دی، د دے صوبے خلق دی، ہغوی ہلتہ کبے روزگار کوی، ہغوی ہلتہ مزدوری کوی، د ہغوی یو دیر لوتے نوم دے د کراچی پہ آبادی کبے او خاصکرد صوبہ سندھ پہ آبادی کبے چہ کراچی د تولا پاکستان 75% Revenue generation یونٹ دے او پہ ہغے کبے د پبنتنو حصہ چہ دہ، ہغہ ہم دیرہ دہ خکہ چہ پہ ملونو کبے ہغوی کار کوی، پہ روڈونو باندے ہغوی کار کوی، تقریباً د کراچی پہ ہر یو سیکٹر کبے د پبنتنو خولہ شامل دہ، د ہغوی محنت د خولو پہ شکل کبے توٹری۔ زما پہ خیال باندے کہ د ہغوی پہ دے شکل کبے د کراچی نہ د وتو کوم خلق پروگرام کوی نو د ہغوی پہ شا باندے دا تولا پبنتانہ او دا تولا صوبہ چہ دہ، ہغوی ولار دی او ہیخ داسے یو عمل چہ د ہغے پبنتنو سرہ کیری نو د دے خائے پبنتانہ بہ ہیخ کلہ دے تہ جوہ نہ شی چہ ہغہ خلق داسے یواخے پاتے کری چہ د ہغوی سرہ ہلتہ کبے ظلم کیری زیاتے کیری۔ د ہغوی کہ د روزگار مواقع ختمیری، ہغوی ہم د پاکستان باعزتہ شہریان دی او د پاکستان د آئین لاندے د

پاکستان ہر Citizen تہ دا اجازت دے کہ ہغہ د پاکستان پہ کومہ حصہ کبےے کاروبار کوی یا ژوند تیروی او روزگار کوی نو دا د ہغوی حق دے نو پہ دے وجہ باندے چہ مفتی صاحب کوم ایڈجرمنٹ موشن راوڑے دے، دا مونہ سپورٹ کوؤ۔ دا د ایڈمٹ شی چہ پہ دے باندے بحث اوشی۔

(تالیاں)

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ، جناب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion under rule 73.

مفتی کفایت اللہ: بہت شکر یہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د واجد علی خان او د تریژری بنچز شکر یہ ادا کری، بنہ دغہ ئے او کو۔

مفتی کفایت اللہ: زہ د ہغوی ڍیرہ شکر یہ ادا کومہ۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Malik Qasim Khan Sahib. Malk Qasim Khan Khattak, to please his Call Attention Notice No. 277 in the House. Malk Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: شکر یہ، جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ عرصہ دراز سے جنوبی اضلاع کے عوام کو ایک سنگین مسئلہ درپیش ہے، وہ یہ ہے کہ بڈھ بیر سے کوہاٹ ٹنل تک بالخصوص مٹی تاد رہ آدم خیل کے علاقے میں لوگ بالکل اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں اور اکثر لوگ اب بھی موجودہ انڈس ہائی وے پر جانے کی بجائے اٹک، بصال چوک اور ترنول کا استعمال کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کو کافی پریشانی ہوتی ہے، لہذا معزز ایوان صوبائی حکومت کو ہدایت کرے کہ وہ انڈس ہائی وے پر بڈھ بیر سے کوہاٹ ٹنل تک بالخصوص

تھی، رحیم آباد درہ آدم خیل کے علاقے میں خصوصی سیکورٹی کا انتظام کرے تاکہ لوگوں کی جان و مال محفوظ رہے۔

جناب والا! داد چا نہ پتہ نہ دہ چہ جنوبی اضلاع کنبے دا اوس چہ کوم جنگ لگیا دے، پہ دیکنبے خومر خلق Suffer کپری، مونر چہ د بڈھ بیرے نہ واو پرو جی نو مونر خیل زرونہ بالکل، مونر خو ڍیر خلق اوس خود اسلام آباد پہ لار باندے عی خودا ڍیر پہ تکلیف کنبے دی او ڍیر پریشانہ دی او ٲول جنوبی اضلاع سرہ سراسر ظلم دے، نو زہ خصوصاً سرکاری بنچونو تہ دا ریکویسٹ کوم چہ ٲول پارلیمانی لیڈران د کنبینی او داسے قسم تہ پہ دے یو لائحہ عمل تیار کری چہ مونر د دغے مصیبت نہ خلاص شو یا قرارداد راوری یا سپیشلی آرمی چیف سرہ دا معاملہ Take up کری چہ پہ Long base باندے یو فوجی چوکی جو رہ شی خکہ چہ ہلتہ ہیخ قسم تہ داسے خہ خبرہ نشتہ دے، خائے پہ خائے فوج پروت دے خو چہ ہغوی د چوکی پہ شکل کنبے شی نو بیا بہ انشاء اللہ العزیز دا عوام سکھ کانس لے لیں گے، دا بہ جی ڍیرہ، زہ سپیشلی ریکویسٹ کومہ بشیر بلور صاحب چہ پہ دے لہ کنبے خصوصی دلچسپی اوساتی۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب، آنریبل سینیئر منسٹر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! خنگہ چہ ملک صاحب خبرہ او کرہ، دا مخکنبے ہم ستاسو کہ خیال کنبے وی نو دے هاؤس کنبے دا ڍسکس شوے وو، قلب حسن صاحب خبرہ کولہ او زمونر آنریبل درانی صاحب ہم خبرہ کرے وہ خو سپیکر صاحب، ہغہ وخت کنبے ما ہم دا عرض کرے وو چہ دا ملکی حالات داسے دی چہ پرابلم شتہ دے۔ دا زمونرہ سینیئر منسٹر صاحب ہغہ بلہ ورخ ڍیرو تہ تلے وو نو سا رہے پانچ گھنٹو کنبے ڍیرو تہ رسیدلے دے، د میانوالی نہ اخوا تہ اورشتیا خبرہ دا دہ چہ جنوبی اضلاع چہ دی، زمونر د نیمے نہ زیاتہ آبادی چہ دہ، ہلتہ دہ او ڍیرہ Important علاقہ دہ او ہلتہ ضرور پکار دے چہ مونر بندوبست او کرو۔ زہ انشاء اللہ دا تسلی ورکومہ چہ زہ بہ سی ایم سرہ خبرہ کومہ چہ سپیشل د دے بندوبست اوشی، آرمی سرہ ہم خبرہ او کری چہ زمونر دے لارے د پارہ، مونر ورسرہ مخکنبے ہم خبرہ کرے وہ، ہغوی دا وائی چہ مونر وایو چہ پہ رنرا ورخ کنبے خلق تیرشی اوراشی اولارشی نو د دے د پارہ

مونڙه وايو ڇه رنڙا ورڻ ڪبني خواوشي خو ڪه ڪيڊي شي ڇه ڇه ڊا سي وخت هم ورته لڙ Extend شي ڇه خلقو ته تڪليف نه وي۔ مونڙ به انشاء الله، ڊا ٽول زمونڙه ورونڙه دي او مونڙ ته ڊير زيات احساس دے خود حالاتو تقاضا ڊا سي ده ڇه مونڙ ته لڙ پرابلم شته۔ زه ڊرخواست ڪومه او دوي ته ڊا تسلي وركومه ڇه انشاء الله چيف منسٽر سره به خبره او ڪرو او په دے باندے به مونڙ ڪوشش ڪوؤ ڇه ڇه ڊا سي طريقه راءِ او باسو ڇه د دوي ڊا تڪليف ختم شي۔

جناب سڀڪر: اڪرم خان صاحب! دے پسي به بيا او وائي، ڪال اٿينشن باندے ڊيٽيل ڊيبيٽ نه شي ڪيڊي۔

قائد حزب اختلاف: دے باندے؟ زه ڇو ڇه ڪال اٿينشن باندے پوهه شوي وے۔

جناب سڀڪر: ڊا په دے باندے ڊيبيٽ ڪيڊي نه شي۔

قائد حزب اختلاف: ڊا د دے جواب متعلق دے او د ڊيبيٽ والا خبره نه ده په ديڪني۔ محترم سڀڪر صاحب، ستاسو په اجازت باندے، زمونڙ ملڪ قاسم صاحب ڊا سي خبره او ڪره ڇه مونڙ ڊيپنور نه روان شو، تر ڪوهاٽ پوري ڇه ڇو نوڊا لاره مونڙ ته ڊير تڪليف ده شوي ده، هغه ڊنٽل ڊ بندولو خبره نه ده ڪري جي، حقيقت ڊا دے جي ڇه د جنوبي اضلاع خلق ڇه دي، دوي ٽولو لاره بدله ڪري ده او دوي په اسلام آباد باندے راڻي، زما به حڪومت ته صرف ڊا ڪزارش وي ڇه دوي لڪه ڇنگه ڇه دلته ڇلور موبائلي د شپي راڻي، په دے روڊ باندے رواني وي، زه ڇه ڪله هم په دے اسمبلي روڊ باندے راڻي يمه نوڊرے ڇلور موبائلي به ته ڪراس ڪوے، صرف دومره ڊ او ڪري ڇه موبائلي گاڏي د ڊ دره آدم خيل پوري ورتي۔ په دره آدم خيل ڪني جي يو سوزوڪي دے، نو په دے سوزوڪي پڪ اپ ڪني خاصه ڊار پينڇه ڪسان وي جي او ڪه ڊا مهرباني او ڪري۔۔۔۔۔

جناب سڀڪر: جي بشير بلور صاحب، مقصد ڊا دے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: دوي د دے لارو انتظام او ڪري، ٽنل نه جي۔

سينيئر وزير (بلديات): تهنيڪ خبره ده۔ هغه به۔۔۔۔۔

جناب سڀڪر: بشير بلور صاحب! د دوي مقصد بل دے۔

سینیئر وزیر (بلديات): زه د دوئ مقصد باندے پوهه یم چه-----

جناب سپیکر: دوئ وائی چه هغوی لږ کمزوری دی۔

سینیئر وزیر (بلديات): دوئ وائی چه مونږ ته تکلیف هم دے، د متنو دے علاقہ کنبے دے کنه، ټنل کنبے خوڅه تکلیف نشته کنه جی۔ مونږ ټنل په دے وجه بندوؤ چه د دوئ دا علاقہ چه کومه ده کنه جی، دا بده بیره او دا متنی، دوئ د دے د پاره اوس وائی چه دلته تاسو یو یو ځائے کنبے، نو دا خو ټول، دا ټول صدر چه کوم دے، دا درے څلور کلومیټره دے او د پیپنور نه متنو او د متنو نه بیا بده بیرے سره دا څومره لویه علاقہ ده، دیکنبے مونږ دومره، هغه شانته نه شو کولے څنگه چه مونږ دلته کولے شو۔ مونږ ورته وایو چه مونږ به کوشش کوؤ نو چه څه خبره کوؤ، دا ایډمنسټریشن سره به هم اوکړو چه زیات نه زیات صحیح طریقے سره څه حل رااویستے شی، نو حل به ئے رااواسو۔

جناب سپیکر: زما خیال دے چه مناسب به دا وی کنه چه تاسو کله خبره کوئ نو دوئ هم ځان سره کنبینوئ جی۔

سینیئر وزیر (بلديات): بالکل په سر سترگو جی۔

جناب سپیکر: چه د دوئ تسلی اوشی چه دا جنوبی اضلاع او-----

ملک قاسم خان څنگ: جناب سپیکر صاحب، زمونږ خو مطلب جی دا نه دے۔ زه یو وضاحت کول غواړم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: هم دا مے ورته اووئیل جی، ستاسو هغه باندے، ما ورته رولنگ ورکړو، هم ستاسو د پاره مے اوکړو کنه۔

ملک قاسم خان څنگ: دے باندے زه یو وضاحت کوم، سر۔

آوازیں: اووايه، اووايه۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

ملک قاسم خان څنگ: سر، زما ریکویسټ دغه دے چه زه خود قبائلو خبره نه کوم، دره خویف آر ده خودا Settled چه ده، د حکمرانی علاقہ ده۔ د بده بیرے نه تر

دے متنو او تر سپینے تھانہرے ، دے پورے خو تحفظ دے ، ہغہ خود حکومت ذمہ داری دہ ، مونر تیکس ور کوؤ ، مونر دغہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم پہ دے باندے چہ میتنگ کوی نو تاسو بہ کبینئی خان سرہ ، ستاسو بہ تسلی۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب عالی ، جناب والا ،۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تاسو ترے خبر بی ، دلته متنو کبے خومرہ مری شوی دی۔ دا عبدالمالک ، ناظم اعلیٰ چہ ہغہ بلہ ورخ مہ شو نو دا توله تباہی خو ہم دلته دے علاقہ کبے دہ نو مونر خو ہم دا وایو۔ دوئی وائی چہ خلور ، خلور نہ ، زہ پینخہ ہغلته پہ خپلہ ذمہ باندے موبائل بہ اولیرم خو سبا بیا پینخہ وارہ بہ ہغوی الوزوی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! ہغلته دگا دو لائونہ ولا روی ، روڈ خراب دے ، یو سرے شپیر شپیر گھنتیو کبے خپل خائے تہ رسی۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نو ہغلته حالات خراب دی ، Insurgency دہ ، داسے آسان حالات خو نہ دی کنہ چہ دوئی مونر تہ وائی چہ دا او کرائی۔ د دوئی دور کبے جی ، دغہ دور کبے کواہت تہ راغلی وو ، د دوئی پی او راغلی وو او دے متنو کبے بلاسٹ شوے وو ، پی آئی جی صاحب بلاسٹ شوے وو ہم دے متنو کبے۔ ہغہ وخت کبے د دوئی حکومت وو نو دوئی پہ خبرہ پوہیری خو۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: ز مونر حکومت وو او ز مونر د حکومت ہر چا تہ پتہ وہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بیا زہ خہ چل او کرم جی ، د دوئی حکومت کبے پی آئی جی صاحب دلته بلاسٹ شوے وو۔ دا حالات داسے نہ دی چہ مونر دلته داسے او کرو۔ مونر کوشش کوؤ چہ ہر خنگہ کوشش کوؤ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: دا شپہ ورخ کھلاؤ وو ، دا خبرہ خومہ وایہ چہ دا د ایم ایم اے حکومت کبے ہم وہ۔ د ایم ایم اے حکومت کبے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): مونر کوشش کوؤ چہ ہر خنگہ کوشش کوؤ۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب ، ز مونر پہ حکومت کبے۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: مخکبے جی، مخکبے۔ یہ کال اینشن پہ ڈسکشن آگئی۔ ایسے بزرگ، تاسو، آپ دیکھیں جی، آپ بیٹھیں۔ اکرم خان درانی صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ ملک صاحب، آپ بھی بیٹھ جائیں۔

ملک قاسم خان خٹک: دایم ایم اے پہ گورنمنٹ کبے داسے کارونہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، میں آپ کی جگہ بات کر رہا ہوں نا، آپ سنیں، اس پر جوائنٹ میٹنگ ہوگی، میں نے پہلے ڈائریکشن دیدی ہے۔ اس میں آپ بھی بیٹھیں گے، پولیس والے بھی بیٹھیں گے، آپ خود جو بھی تجویز کریں گے، اتفاق سے ایک بات ہو جائے گی۔ Abdul Akbar Khan, to please move his Call Attention Notice No. 284. Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو مردان یونیورسٹی کی تعمیر کی جگہ منتخب کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔ چونکہ وہاں کے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوئی ہے، اسلئے حکومت اس طرف توجہ دیکر اس کو حل کرے۔

جناب سپیکر! میں صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت دونوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مردان میں ایک یونیورسٹی کے قیام کی منظوری دیدی ہے اور ابھی وہ سٹارٹ بھی ہو چکی ہے لیکن اس یونیورسٹی کیلئے جس جگہ کا انتخاب کیا جا رہا ہے جناب سپیکر، کوئی 9700 کنال زمین حاصل کی جا رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ مردان کی سب سے Fertile زمین، وہ زمین جو ہے اس یونیورسٹی کیلئے حاصل کی جا رہی ہے۔ ہم یونیورسٹی کے مخالف نہیں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ مردان میں ایک کی بجائے دو یونیورسٹیاں بنیں لیکن جناب سپیکر، وہاں پر Fertile land، وہ چھوٹے چھوٹے زمیندار جو ہیں، ان سے زمین لی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک پورا گاؤں کا گاؤں جو ہے نا، بھی شامل کیا جا رہا ہے، جہاں پر لوگوں کو بے دخل کیا جائے گا اور ان کے گھروں کو مسمار کیا جائے گا۔ میں وزیر تعلیم، یہاں پر بیٹھے ہیں، سے ریکویسٹ کروں گا جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے کہ جو مردان کے ایم پی ایز ہیں، ان کے ساتھ منسٹر صاحب بیٹھیں اور وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے افسران کو بلائیں اور دیکھیں کہ اگر اس جگہ کی بجائے کوئی اور جو اس سے بہتر جگہ ہو اور جہاں پر لوگوں کو تکلیف نہ ہو، جہاں پر لوگ بے دخل نہ ہوں، جہاں پر لوگ گھروں سے نہ نکالے جائیں،

جہاں پر لوگوں کے گھروں کو مسمار نہ کیا جائے، متبادل جگہ مل سکتی ہے تو میرے خیال میں پھر اس کی بجائے کہ ہم ایسی جگہ پر یونیورسٹی بنائیں تو وہی جگہ بہتر ہوگی، جہاں پر لوگوں کو نقصان بھی نہیں ہوگا۔ اسلئے حکومت سے میری درخواست ہوگی کہ اس مسئلے کو حل کرنے کی طرف توجہ دے اور مردان کے جو ایم پی ایز ہیں جناب سپیکر، ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کیلئے کوئی متبادل حل نکالا جائے۔ خاصکر ان لوگوں سے، اگر حکومت چاہتی ہے کہ یہی زمین لی جائے پھر بھی ہمیں اعتراض نہیں ہوگا اگر کوئی اور جگہ زمین نہ ملے لیکن کم از کم ان گھروں کو تو مسمار نہ کیا جائے، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Minister for Higher Education.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ، سپیکر صاحب۔ دراصل سر، اس یونیورسٹی کو جب ہم بنا رہے تھے، اس کیلئے پراجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کیا تھا ڈاکٹر احسان کو اور انہوں نے بڑے سوچ بچار کے بعد یہ جگہ ضروری بات ہے کہ پسند کی ہوگی اور میرا تو خیال یہ تھا کہ چونکہ اتنے اہم لیڈر ہیں عبدالاکبر خان صاحب اور میرے باقی جتنے بھی مردان کے ایم پی ایز ہیں کہ ان کی نیچ میں صلاح شامل ہونی چاہیے تھی لیکن اب چونکہ انہوں نے اس ایٹو کی طرف اشارہ کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر وائس چانسلر صاحب کے ساتھ ان کی ایک میٹنگ کرواؤں گا اور ان کی جو تشویش ہے، اس کو دور کریں گے۔ ہمارا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ یونیورسٹی بنے اور لوگوں کو تکلیف ہو۔ یونیورسٹی کا مطلب ہے کہ لوگ Facilitate ہوں، انہیں بہتر سہولت ملے، But not at the cost of their houses، تو انشاء اللہ اس کا اچھا حل نکالنے کی کوشش کریں گے۔

حاجی قلندر خان لودھی: ایک چیز کی ہمیں سمجھ نہ آئی کہ یہ ہفتے میں ہوگا یا کتنے دنوں میں ہوگا؟
جناب سپیکر: جی کوئی ڈیڈ لائن بھی دیدیں کہ کب آپ ان کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں؟ ڈیٹ بتائیے۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بس ایک سات دن کے اندر اندر سر، سات دن کے اندر اندر۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں ایک اہم چیز۔۔۔۔۔
جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: کیا جی؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی ایک منٹ، شاہ حسین صاحب پہلے۔ شاہ حسین صاحب پہلے، اس کے بعد آپ۔

جناب شاہ حسین خان: شکریہ جی، ڊیره مهربانی۔ زہ ڊیر افسوس سرہ خبرہ کومہ جی، دے نور سحر بی بی چه کوم سوال پیش کرو، پہ هغه سوال کنبے دوی دے کمیٹی ته د ور کولو تجویز ور کرو چه دا سوال کمیٹی ته حواله کری۔ کمیٹی ته حواله شویا نه شو، دا خو جدا خبره ده خو ستاسو چه کوم ریمارکس وو جی چه دا کمیٹی کار نه کوی، د دے خو مطلب دا دے چه دا هاؤس ٲول کار نه کوی۔ نو چه ستاسو دا ریمارکس وی نو مونر به د چا نه گلہ کوؤ جی؟ (تالیاں) تاسو کوم شے کمیٹی ته لپر لے دے چه هغه نه دے راغله او زه د دے ستیندنک کمیٹی چئیرمین یم، یو سوال پیندنک ما ته او بنایئ جی او زه یواخے نه، خومره نور چیئر مینان چه دی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا شاه حسین صاحب،۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: شاه حسین صاحب، داسے نه ده۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه، نه۔۔۔۔۔

جناب شاه حسین خان: په یومے کمیٹی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب شاه حسین خان: دا ریمارکس ٲهیک نه وو جی، دا په دے هاؤس باندے بد اعتمادی ده۔ چه تاسو بد اعتمادی کوئ نو بیا به خوک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، نه، انسان نه۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه، انسان نه غلطی کیږی۔ ما نه به، Intentionally ما داسے نه دی وئیلی۔ د کمیٹی بنه بهرپور کردار دے۔ کمیٹی بنه بهرپور خپل کردار ادا کوی، دغه خبره نشته جی۔ په کمیٲو باندے اعتراض نشته۔ جی محمد جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد حاوید عماسی: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ شدید برف باری اور بارشوں کی وجہ سے ہمارے پورے جو اضلاع ہیں، ہزارہ ڈویژن کے بالعموم اور بالخصوص جناب سپیکر، ضلع ایبٹ آباد کے تمام جو بڑے روڈز ہیں، وہ شدید برف باری کی وجہ سے کئی دنوں سے بند ہیں۔ ہمارے ساتھ مسئلہ جناب سپیکر، یہ ہے کہ چونکہ یہ بڑے روڈز ایف ایچ اے کے اندر آتے ہیں اور ان کا کنٹرول یہاں صوبے سے ہوتا ہے، کئی ٹورسٹ جناب سپیکر، وہ آپ کو بھی آئیں گے، اخبارات میں بھی آیا ہے، ٹی وی میں بھی آیا ہے، ہمیں بھی لوگ پریشاں کر رہے ہیں، پچھلے ڈیڑھ ہفتے سے سر، آٹھ اور دس دس دن ہو گئے ہیں کہ ہمارے صوبے کی تمام سڑکیں جو ہیں، وہ شدید برف باری کی وجہ سے اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے بند ہیں، ہم بار بار ریکویسٹ کرتے ہیں جناب سپیکر، کئی ٹورسٹ کراچی سے آئے ہوئے تھے، لاہور سے آئے ہوئے تھے، فیصل آباد سے آئے ہوئے تھے اور جناب سپیکر، جو بہت بڑی مصیبت اس وقت ہے، وہ یہ ہے کہ بہت سے مریض مختلف گاؤں میں پڑے ہوئے ہیں جنکی شدید موسم کی وجہ سے حالت بھی تشویشناک ہے۔ جناب سپیکر، بشیر بلور صاحب جواب دیں گے تو میں چاہوں گا ذرا ان کی توجہ، یہ بہت اہم معاملہ ہے جو انسانی زندگیوں سے Relate کرتا ہے جناب بلور صاحب۔ جناب سپیکر، کھانے پینے کی اشیاء جو لوگوں کے پاس تھیں، وہ مکمل طور پر ختم ہو گئی ہیں۔ یہ چونکہ پچھلے آٹھ دس دنوں سے، کسی کو یہ توقع نہیں تھی کہ اتنی زیادہ برف باری ہوگی اور اتنا شدید موسم، اوپر سے جناب واڈوالوں نے یہ مہربانی کی ہے کہ پچھلے دس دنوں سے پورے گلیات کی انہوں نے بجلی بند کی ہوئی ہے۔ جناب، اس شدید موسم میں کھانے پینے کی کوئی اشیاء نہیں ہیں جناب سپیکر، اور روڈز مکمل طور پر بند ہیں۔ جو روڈز جی ڈی اے کے نیچے ہیں، وہ بھی بند ہیں اور کچھ ایف ایچ اے کے نیچے ہیں تو میری جناب سپیکر، ریکویسٹ ہوگی کہ Week end آ رہا ہے، جناب سپیکر، جس طرح گرمیوں میں وزراء صاحبان وہاں تشریف لے جاتے تھے، لوگ خواہش کر رہے ہیں کہ مشکل وقت میں یہاں کے وزراء صاحبان اور سپیکر صاحب ہمارے پاس تشریف لائیں۔ میں جناب سپیکر، پیدل جاؤں گا، انشاء اللہ وہاں آپ سب کا استقبال کریں گے، آپ سارے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر آئیں۔ اس وقت صوبے کے پاس ہیلی کاپٹرز ہیں، چیف منسٹر صاحب کو وہاں اس علاقے میں جانا چاہیے، اس علاقے کو آفت زدہ قرار دینا چاہیے فوری طور پر۔ اگر یہ علاقہ کہیں اور ہوتا جناب سپیکر، تو اب تک اس کو آفت زدہ قرار دیا جاتا لیکن بد قسمتی سے ہم آپ سے ریکویسٹ کریں گے کہ بالعموم پورے ہزارہ ڈویژن میں یہ بات کر دیں لیکن بالخصوص ضلع ایبٹ آباد کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور اس میں جناب سپیکر، فوری طور پر چیف منسٹر صاحب

اگر مصروف ہیں تو یہاں سینیئر منسٹرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ہیلی کاپٹر لے کر آئیں اور دونوں سینیئر منسٹرز صاحبان اگر ایک ہی ہیلی کاپٹر میں آسکتے ہیں، اگر پروٹوکول کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ (تالیاں) اگر پروٹوکول کی خلاف ورزی نہیں ہے اور ایک ہی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کے آئیں، میں ایبٹ آباد سے پیدل برف میں جاؤں گا انشاء اللہ نتھیا گلی ان کا استقبال کرنے کیلئے اور، بلکہ بڑا اچھا میج لوگوں کو جائے گا، لوگ اس بات سے خوش ہوں گے اور جناب سپیکر، اگر آپ بھی تشریف لے آئیں۔
جناب سپیکر: آئیں گے، آئیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہماری اس سے بڑی اور ہماری خوش قسمتی کیا ہوگی، جناب سپیکر؟
جناب سپیکر: انشاء اللہ۔ جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: لیکن یہ میری ریکویسٹ ہے کہ چونکہ بہت اہم مسئلہ ہے، اس مسئلے کو منس کر ٹالنا نہیں چاہیے۔ یہ معاملہ لوگوں کی زندگیوں سے Relate کرتا ہے، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس پر سخت ایکشن لیا جائے گا ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے ٹھیکے لیے ہوئے تھے کہ ابھی تک روڈز انہوں نے کیوں نہیں کھولے، جناب سپیکر؟ بہت مہربانی جناب۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں آپ کو، آپ ذرا بیٹھ جائیں جی، آپ سارے بیٹھ جائیں، یہ ایجنڈا تھوڑا سارہتا ہے، یہ کمپلیٹ کر لوں تو پھر آپ سب بولیں جی۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس پر بولنا چاہتا ہوں۔

آوازیں: وہ جواب تو دیدیں، جناب۔

جناب سپیکر: اس کے بعد دے گا۔ آپ سارے، ایبٹ آباد سے ایک کھڑا ہو جاتا ہے تو سارے کھڑے ہو جاتے ہیں، بہت اچھی Unity ہے۔

آوازیں: دے دے سوات دے جی۔ یہ سوات کا ہے۔

جناب سپیکر: سوات کے بھائی پر بھی آپ کا اثر ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یو منٹ جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: لڑ، یو منٹ کنبینہ۔

مسودہ قانون

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, NWFP, to please introduce before the House the NWFP Public Procurement of Goods, Works and Services Bill, 2010. The honourable Minister for Finance, please.

Mr. Muhammad Hamayun Khan (Minister for Finance): Thank you Mr. Speaker. Sir, I beg to introduce the NWFP Public Procurement of Goods, Works and Services Bill, 2010.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

محکمہ آبپاشی سے متعلق مجلس قائمہ کی رپورٹ کی منظوری

Mr. Speaker: Mr. Inayatullah Khan Jadoon Sahib, Member Standing Committee No. 16, on Irrigation, to please move that the Report of the Committee may be adopted. Mr. Inayatullah Khan Jadoon Sahib.

Mr. Inayatullah Khan Jadoon: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of Chairman, I beg to move that the report of Standing Committee No. 16, on Irrigation Department, as presented in the House on 16th January, 2010, may be adopted, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 16, on Irrigation, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Report is adopted.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی سوات سے، سوات سے جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ ایک تو یہ کہ بیرسٹر صاحب کی جو Concerns ہیں، ان کی میں فوری تائید کرتا ہوں۔ یہ صرف میرے خیال میں ہزارہ کا نہیں، یہ جتنے بھی پہاڑی علاقے ہیں پورے صوبے میں، اس میں کوہستان، دیر اور اپر سوات کے ایریاز ہیں، مٹہ کا علاقہ ہے، ان پر ہنگامی بنیادوں پر، جناب سپیکر، اس پر کل دیر کے بھائیوں نے بھی کال اٹینشن پیش کی تھی، ہم نے بھی پیش کی ہے تو اس پر ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا چاہیے۔ بجلی نہیں ہے، مینگورہ تک کے علاقے میں گیس سپلائی بند ہے اور سڑکیں

بالکل بلاک ہیں، تو اس میں میرے خیال میں حکومت سے ریکویسٹ ہوگی آپ کی وساطت سے کہ اس پر ایمر جنسی War footing کی بنیاد پر کام شروع کرے۔ ابھی سوات میں اس طرح ہے جناب سپیکر، کہ سوات میں ابھی تک ان کے پاس بلڈوزر نہیں ہیں روڈز کی صفائی کیلئے تو ہمیں نے اپنی جیب سے دو بلڈوزر لگائے ہیں تو یہ تو ہم سب نہیں کر سکتے، حکومت کو کچھ کرنا چاہیئے۔ آپ ہدایات دیدیں جی کہ اس پر War footing کام شروع کیا جاسکے۔ مہربانی سر۔

جناب سپیکر: جی شمعون یار صاحب، سردار شمعون یار صاحب۔ ون ہائی ون جی۔ آپ سب کا ہاؤس ہے، آپ کا اپنا ہاؤس ہے، آپ سب کو موقع ملے گا جی۔ جی سردار صاحب۔

سردار شمعون یار خان: مائیک آن نہیں ہو رہا۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، یہاں پہ بھی صوبہ سرحد میں جو سردیوں کے موسم میں بر فباری کا ذکر ہوا ہے، اس میں میں آپ کو اور ایوان کو ایک چیز یہاں بتانا چاہتا ہوں کہ آج دو ہفتے سے جو پورے صوبے میں بر فباری جاری ہے اور اگر جو محکموں کے پاس مشینری موجود ہے، ان کا اگر جائزہ لیا جائے تو میں اس بات کو یقین سے کہتا ہوں کہ محکمے کے پاس مکمل طور پر مشینری موجود نہیں ہے جس سے برف، باری کو مکمل طور پر ہٹایا جاسکے۔ یہاں پہ جو ان کی پالیسی بنی ہے جو انہوں نے Criteria رکھا ہوا ہے ڈیپارٹمنٹس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب، جواب آپ نے دینا ہو گا۔ سردار بابک صاحب، ٹریڈری بنچر سے جواب آپ نے دینا ہو گا، ذرا سیریس ہو جائیں۔

سردار شمعون یار خان: یہ محکمہ جو، جس محکمے کی ذمہ داری ہے بر فباری کو ہٹانا، ان کا جو Criteria ہے، وہ صرف اوپن ٹینڈرز کرتے ہیں اور اس کے تحت وہ ان کو ہٹاتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کو یہ بھی پوچھنا چاہیے ان ٹھیکیداروں سے، جو اس میں Participate کرتے ہیں کہ آیا ان کے پاس Proper machinery ہے؟ کیا ان کے پاس اتنے عرصے سے وہ کام کرتے ہیں اور وہ Bid میں حصہ لیتے ہیں، ان کے پاس اس چیز کو ہٹانے کیلئے مکمل جو آلات ہیں، وہ مہیا ہیں ان کے پاس؟ یہاں پر وہ کرائے کے بلڈوزر لیتے ہیں، کبھی وہ بلڈوزر کا ڈائریٹریٹ ہو جاتا ہے، کبھی مشینیں خراب ہو جاتی ہیں تو لہذا اس بات پر غور کیا جائے اور ان سے پوچھا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ جی لوئر ملاکنڈ ڈویژن کے کچھ علاقوں میں جو ایمر جنسی Basis پر ریلیف کا کام جاری ہے، اس کو پورے صوبے میں جہاں پر بر فباری ہو رہی ہے، وہاں

پر اس کی پالیسی بنائی جائے، یونیفارم پالیسی بنا کر جہاں پر بر فباری ہو رہی ہے، ان علاقوں کو بھی اسی میں شامل کیا جائے تاکہ یہ جو مسئلہ ہے، یکدم جلدی سے اس کا حل نکالا جاسکے۔
جناب سپیکر: ٹھیک، تھینک یو۔ سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب۔ دو دو منٹ لیا کریں تاکہ سب کو موقع ملے جی۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد والے سارے اٹھ جاتے ہیں، اصل میں ضلع ایبٹ آباد کے پانچ صوبائی اسمبلی کے حلقے ہیں اور ہم پانچ ممبران اپنے اپنے حلقے کو Represent کرتے ہیں تو سر، ریکویسٹ یہ ہے کہ جو بات شمعون خان اور جاوید عباسی صاحب نے برف کے حوالے سے کی، میں اس برف کے حوالے سے ہٹ کر جو لینڈ سلائڈنگ ہمارے علاقے ضلع ایبٹ آباد میں اور ہزارہ ڈویژن میں ہوئی ہے، میرے حلقے کی تقریباً تین سڑکیں آج ایک ہفتے سے بند ہیں لینڈ سلائڈنگ کی وجہ سے تو ان سڑکوں کو کھولنے کا بندوبست کیا جائے اور دوسری عرض یہ ہے کہ اس حالیہ بارشوں اور برف باری میں جو طوفان آیا ہے، اس سے بہت سے مکانوں کی چھتیں اڑ گئی ہیں، کچے مکان گر گئے ہیں تو میری یہ ریکویسٹ ہے جناب، آپ سے اس ہاؤس کے حوالے سے کہ ہزارہ ڈویژن کو ان بارشوں کے حوالے سے آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جی جی صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! جدون صاحب کے بعد۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، جس طرح جاوید عباسی صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو دو منٹ لیا کریں تاکہ سب بھائیوں کو موقع ملے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اچھا سر۔ جناب سپیکر، جس طرح میرے دوستوں نے مجھ سے پہلے بات کی بر فباری کے حوالے سے یہاں پر، میں ایک چیز منسٹر صاحب کے زیر غور لانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر یہ ایک روڈ ہے، جس طرح جاوید عباسی صاحب نے کہا کہ یہ ایف۔ ایچ۔ اے کے انڈر آتی ہیں اور ایف ایچ اے کی روڈوں کا مسئلہ جناب سپیکر، یہ ہے کہ وہاں پر ان کا کوئی اہلکار نہیں ہے۔ ٹوٹل ایک اوور سیٹر ہے، وہ بھی کبھی Available ہوتا ہے اور کبھی نہیں، اسلئے کئی دفعہ چھوٹے چھوٹے مسائل کیلئے ہمیں خود یہاں پر دوڑنا پڑتا

ہے، یا تو وہاں پر کوئی اس کیلئے Proper set up بنائیں کہ وہاں پر ان کا کوئی سٹاف بیٹھا ہو جو ان سارے معاملات کو Handle کرے۔ ہر سال سر، بر فباری کے سیزن میں وہاں پہ عذاب کھڑا ہو جاتا ہے اور مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے اور اسی طرح کی مشکلات ہوتی ہیں، اس کے حل کا کوئی طریقہ کار نہیں ہوتا۔ دوسرا جناب سپیکر، اس کے روٹین کی Maintenance جو ہے، وہ بھی کرانے کیلئے ہمیں پشاور کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں۔ میں صرف ایک چھوٹی سی، صرف ایک منٹ کیلئے آپ کی توجہ چاہوں گا کہ وہاں پر سپیڈ بریکر سے جو کہ پچھلے دور میں بڑے غلط طریقے سے بنائے گئے تھے، مجھے ان کو ٹھیک کرانے کیلئے ڈیڑھ سال لگا، ڈیڑھ سال میں جا کر ان کے اوپر میرے خیال میں کوئی پچاس ہزار روپے Cost نہیں آئی ہوگی لیکن ڈیڑھ سال میں پشاور کے چکر کاٹنا رہا، تو ابھی بھی یہی Situation ہے۔ میں یہ ریکویسٹ کروں گا آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے کہ وہاں پر یا تو کوئی Proper set up بنائیں یا پھر اس کو لوکل وہاں کی انتظامیہ سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: میں جناب سپیکر، گورنمنٹ کی توجہ چاہوں گا آپ کی وساطت سے۔ جناب سپیکر! یہ جب سردیوں کا سیزن آتا ہے، برف باری کا امکان ہوتا ہے جیسے جنوری فروری میں تو اس سے پہلے ٹینڈر ہو جاتے ہیں، ہر سال ٹینڈر ہوتے ہیں تو ہر سال برف نہیں پڑتی۔ جس سال برف نہیں پڑتی، اس سال میں بھی کوئی اس کی سلپ وغیرہ اتار کر اسی کنٹریکٹر کو محکمہ اسی طرح پے منٹ کر دیتا ہے۔ اس میں این۔ اینج۔ اے ہو یا ایف اینج اے ہو یا سی اینڈ ڈبلیو ہو تو اب جو برف پڑ گئی ہے، اس دفعہ تو ان کے پاس مشینری نہیں ہے تو وہ Responsible ہیں، وہ فرمز، وہ کنٹریکٹرز جنہوں نے ٹھیکے لئے ہوئے ہیں، وہ In time ہمیں وہ روڈز کھول کر دیں اور یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ جن سالوں میں برف نہیں پڑتی، اس وقت بھی جب پے منٹس وہ لیتے ہیں تو ان کے پاس اپنا ایک Set up ہونا چاہیے اور سپیشل وہ فرمز ہونی چاہئیں جو یہ کام کر سکتی ہیں، یہ ہر آدمی کا کام نہیں ہے۔ اس کے پاس وہ برف والے Explorer ہوتے ہیں، وہ ہونے چاہئیں اس کو اٹھانے کیلئے، یہ ڈراگور نمٹ اس پر توجہ دے۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب۔ جناب انور خان صاحب، آپ کی اس پہ کوئی بات نہیں ہوئی۔ انور خان صاحب کل بھی آپ بہت۔۔۔۔۔

جناب انور خان ایڈوکیٹ: سر! ریکویسٹ مے دا کولو چہ پرون ہم مونبر عرض کرے وو، کہ نئے مشرق اخبار تاسو اوگورئ جی، پہ هغے کنبے پرون چہ مونبر کوم فریاد کرے دے، پہ هغے کنبے ئے دا ہم لیکلی دی چہ دیر ممبرانو ژرل او نور هاؤس ورتہ توجہ ہم نہ کولہ، نہ سپیکر صاحب خبرہ اوریدہ او نہ ورتہ بل چا غور ایبنودو، نوزہ دا عرض کوم جی چہ کہ نن پہ مونبر باندے سختہ دہ، کہ دا واورہ نن پہ دیر باندے شوے دہ نوزہ دے خپل ورونرو تہ دا وایمہ چہ پہ مارچ کنبے بہ دا واورہ ویلی کیری او دا سیلاب بہ پہ تاسو راروان وی نو هلته مونبر باندے کومہ سختہ دہ، نن چہ کوم مقدار کنبے هلته واورہ شوے دہ، د دے اندازہ او پتہ بہ تاسو تہ پہ مارچ او اپریل کنبے اولگی چہ پہ تاسو خومرہ او بہ راخی او پہ تاسو کومہ سختہ تیریری۔ نن زمونبر پہ قام باندے چہ کوم حالات هلته جوړ دی جی، عشیرئ درہ کنبے مری شوی دی جی، پہ دارورہ کنبے پراتہ دی، خلق جنازے پہ اوړو باندے د عشیرئ بر سر تہ براول تہ رسولی دی جی۔ زہ دا ریکویسٹ کومہ چہ سی اینڈ ډبلیو ډیپارٹمنٹ د Slow clearance باندے یا پہ Maintenance باندے تیر شل کاله کومے پیسے خوړلے دی، نن کہ سی اینڈ ډبلیو والا دا وائی چہ زمونبر سرہ پیسے نشته نو تیر شل کاله خو واورہ هډو شوے نہ وه، هغه پیسے دے تھیکیدار اونو، دغے محکمے چہ مفت اغستے دی او نن خلق پہ سختہ کنبے دی جی، زہ دا درخواست کومہ چہ تاسو دا خبرے Seriously واخلی جی۔ دا ډیره سیریس خبرہ دہ، دا څه معمولی خبرہ نہ دہ، هلته خلق ډوب شوی دی جی، خلق د سختو نہ مړه شو، خلق ډوب دی جی او رابطہ ورسره نہ کیری، روغ روغ کلی غرق شوی دی، روغے روغے محلے او روغ روغ کورونہ راپریوتی دی، مال مویشی تباہ شوی دی، د لائیو سٹاک منسټر صاحب ہم دلته ناست دے، هغوی تہ ہم او وائی جی چہ هغوی ہم ورله تائم مقرر کړئ او یو ایریل سروے او کړئ جی او ذمه دار کسان لار شئ، علاقه اوگورئ چہ څه حالات هلته جوړ دی جی؟ زما دغه درخواست دے جی چہ دا خبرہ Seriously واخلی او نن ئے د دے خبرے څه پوخ حل رااوباسئ۔

جناب سپیکر: جی شاه حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: دیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب، زہ چہ دیکہنے د الائی ذکر اونکرہم نو دا بہ زیاتے وی۔ تقریباً د پنخلس ورخو نہ د الائی او تھا کوپ روڈ، الائی بشام روڈ او چہ خومرہ لنک روڈ ونہ دی جی، دا پول بند دی، نو حکومت د سی اینڈ ڈبلیو تہ ہدایت او کپڑی چہ د الائی خومرہ روڈ ونہ، لنک روڈ ونہ او دا دوہ مین روڈ ونہ بند دی، دا د کھلاؤ کپڑی جی، خلقو تہ دیر لوٹے تکلیف دے۔

جناب سپیکر: ستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جس طرح ساتھیوں نے اس پر بات کی ہے، یہ یہاں تک وقتی طور ہمیں نقصان ہوا ہے ان بارشوں کی وجہ سے اور بر فباری کی وجہ سے ہمارے فرنیشر میں لیکن مجموعی طور پر یہ ہمارے لئے ایک رحمت ہے، بہر حال میں اس کا ان الفاظ میں ذکر کروں گا کہ ضلع کوہستان فرنیشر کا آخری ضلع ہے، یہاں سے وادی کنڈیاں اور وادی سوپٹ ایک طرف سے بابو سرٹچ کرتا ہے، ایک طرف سے کلام کوٹچ کرتا ہے، وہاں Accessibility نہیں ہے، اسوقت یہ دونوں وادیاں بند ہیں، تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ میرے ضلع کوہستان کو آفت زدہ قرار نہ دیں بلکہ رحمت زدہ قرار دیں اور آفت سے خدا ہمیں بچائے۔ یہ لفظ ہمارے لئے بہت برا لگتا ہے کیونکہ ہم نے بہت سی آفات دیکھی ہیں تو گزارش یہی ہے کہ اسوقت حقیقی طور پر اگر ہم دیکھیں تو یہ دو وادیاں فرنیشر میں واحد وادیاں ہیں، جہاں پہ اسوقت Access نہیں تو لہذا میری گزارش ہوگی کہ آپ اسکو بھی اس میں شامل کریں، ہیلی کاپٹر سروس شروع کریں، وہاں پہ لوگوں کو کوئی بڑی سے بڑی سہولت پہنچائیں تاکہ وہاں پر پھنسے ہوئے لوگوں کو اس سے نکال سکیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! دا کوم تشویش او کوم خفگان او کومہ مایوسی او کومہ مسئلہ باندے چہ زما معزز ممبرانو پہ تفصیل سرہ بحث او کپرو نو دا یواخے د دوئی مسئلہ نہ دہ، دیر پائین ہم پہ ہغہ علاقو کبے شامل دے کوم چہ پرون نہ ہغہ بلہ ورخ چہ واورہ شوے دہ او کوم طوفان راغلے دے، د ہغے سرہ د پنخوس کالو چہ کوم تاریخ وو د برفباری، ہغہ ریکارڈ ئے مات کپڑے دے او دیر پائین کبے چہ پہ دے تیر آپریشن کبے ہلتہ زما پہ حلقہ کبے کومہ تباہی راغلے وہ، کورونہ وران شوی وو، بازارونہ تباہ شوی دی، جماتونہ شہیدان

شوی دی، روڈ ونہ ختم شوی دی، سکولونہ تباہ شوی دی، ځنگلے سوی دی نو د هغه سره یو آفت پرے دا هم راغے، نو زما گزارش دا دے چه دغه ځائے کبے په ایبت آباد کبے خو یو سستم شته، په بره دیر کبے چلو یو سستم شته چه سی ایند ډ بلیو والا یا بله محکمہ د سنو فال داسے دغه کوی خو په دیر پائین کبے د بدقسمتی نه هیخ شه داسے نظام نشته۔ هغه بله ورغ د اسمبلی اجلاس وو جناب سپیکر، مین روڈ بلاک وو، زه پخپله هم راتلمه او زمونږ آنریبل محمود زیب ورور هم هغه اجلاس له راتلو خو روڈ بلاک وو، زه راغلمه او د لارے نه واپس شوم۔ هیخ قسم داسے انتظام نه وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود زیب صاحب! جواب آپ نے دینا ہوگا۔ آپ دیر سے تعلق رکھتے ہیں، یہ جواب آپ دیں گے۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: انتظامیہ هم خاموش تماشائی ناسته وه۔ هغوی ته چه مو ټیلیفون او کړو، وئیل ئے مونږ سره څه داسے بندوبست نشته۔ بیا ما د وزیر اعلیٰ صاحب پرنسپل سپیکر تری ته ټیلیفون او کړو چه د دے څه حل رااوباسی ځکه چه زندگی ترینه مفلوجه ده، نو دغه علاقے د آفت زده قرار شی او دے له د سپیشل آلات جوړ شی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔ جاوید خان ترکئ۔

انجنیر جاوید اقبال ترکئ: سپیکر صاحب، مهربانی۔ سپیکر صاحب، دا دوی چه کومه مسئله وائی، زمونږه هم خیره گلی کبے کور دے او له هلته هم ټول روڈ ونه بلاک دی خو زما یو بل کونسچن دے چه زه پرے نه پوهیږم۔ چه داسی ایند ډ بلیو او ورکس ایند سروسز ډیپارٹمنټ یو ډیر Important department دے جی، It's a gate way چه مونږ ته څومره فنډز ملاویږی نو دے محکمے په تهر و بانده استعمالیږی، زما کونسچن دا دے چه د دے منسټر ولے نشته جی؟ پکار ده چه د دے Proper minister وی چه د هغه جوابونه ورکوی، هغه ئے Responsible وی، دا ډیره ضروری محکمہ ده او زه نه پوهیږم چه حکومت د دے د پاره Independent minister ولے نه ایږدی؟ نو تاسو له پکار دا دی چه دا دومره

لوڈنگ محکمہ، دے باندے ڀیر زیات مطلب دے لوڈ دے، د دے یو Independent minister پکار دے جی۔

جناب سپیکر: تھیک دہ جی۔ غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: میں آپ کا مشکور ہوں سر، کہ آپ نے مجھے بولنے کا نام دیا۔ سر! جس طرح جاوید عباسی صاحب نے فرمایا اور جس طرح میرے ہزارہ ڈویژن کے ایم پی ایز صاحبان نے فرمایا کہ وہاں حالات خراب ہیں، برف باری ہو گئی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے حساب سے ایٹ آباد جو ہے، ہزارہ ڈویژن ایک قسم کا Seitzerland ہے، پھر ہمارے حساب سے میں یہ سمجھتا ہوں سر، کہ ہمارا چترال جو ہے، وہ ساڑھے سولہ ہزار کلومیٹر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اخبار ہٹادیں، سامنے سے اخبار ہٹادیں جی۔

جناب غلام محمد: سر! سولہ ہزار کلومیٹر قبے پر پھیلا ہوا ہے۔ سر، وہاں روڈ یا خون ویلی، لسپور ویلی، کھد ویلی اور اسی طرح آویل ویلی، رتچ ویلی سارے روڈ بند ہیں، لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں، سر۔ اسی طرح وہاں صرف دو بلڈوزر کام کر رہے ہیں، ایک بلڈوزر پر چترال میں لگی ہوئی ہے، ایک بلڈوزر لوکل چترال میں سلیم خان کے حلقے میں لگی ہوئی ہے۔ سر، اگر یہی حساب کتاب رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک مینے میں بھی یہ روڈ نہیں کھل سکتے۔ سر، لوگوں کو ہسپتال کیلئے چترال آنا پڑتا ہے، وہاں سے لوگوں کو ہسپتال کیلئے بونی آنا پڑتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں سر، بہت تکلیف ہے لوگوں کو، بہت بری حالت میں ہیں۔ میں گورنمنٹ سے یہ اپیل کرتا ہوں، یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جلد از جلد خدا رکسی طریقے سے چترال کو آفت زدہ قرار دے کر وہاں کے لوگوں پر رحم کر کے وہ روڈ ہمارے لئے کھولیں۔ سر، یہی میری استدعا ہے۔

جناب سپیکر: یہ وجیہ الزمان صاحب بہت عرصے بعد آئے ہیں، ان کا استقبال کیجئے جی۔ (تالیاں)

جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، شکریہ بھی لیکن میری ایک شرط بھی ہے جی۔ میری شرط یہ ہے کہ مانسہرہ کا کوئی وزیر میری بات کا جواب دے اور اسوقت مانسہرہ کا وزیر، ہمارا مانسہرہ تو ماشاء اللہ وزیرستان ہے تو ہمارے مانسہرہ کا ایک ہی وزیر ہے، اگر وہ ذرا میرا جواب نوٹ بھی کریں اور منی اسمبلی چھوڑ دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، بسم اللہ، پڑھیں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: اذان کا نام ہو رہا ہے۔ جی، بسم اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ یہ جو ہمارا علاقہ ہے، یہاں مومن سون کی ہوائیں آتی ہیں جی اور ہر سال یہاں بارش ہوتی ہے اور بر فباری بھی ہوتی ہے، مجھے نہیں معلوم کہ حکومت کے جو حضرات ہیں، یہ کیوں اس کیلئے کوئی سیشنل فنڈز مقرر نہیں کرتے بلکہ صرف ایمر جنسی کے طور پر بتا دیا جاتا ہے سی اینڈ ڈیلو کو کہ آپ ایسا کریں تو وہ اے ڈی پی کے ان کاموں کے اندر اس کو ڈالا جاتا ہے اور یہ غیر سنجیدگی ہے جی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو بر فباری ہو رہی ہے، بہت اچھی بات ہے لیکن آج بھی نار ان اور بالا کوٹ روڈز بند ہیں جی اور جو بند ہیں اس سے اوپر کے جتنے لوگ ہیں جی، وہاں پر اشیائے خورد و نوش، وہ ایک ضرب دس کی قیمتوں میں وہاں بک رہی ہیں جی۔ اس طرح ایک روڈ ہے جی وہ شکیاری نواز آباد ٹل روڈ، وہاں بھی اسی طرح کی پوزیشن ہے جی۔ وہ جو دیہات کے علاقے ہیں، وہاں اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے جی۔ میری درخواست یہ ہے کہ ابھی فوری طور پر اس پر عمل کر دیا جائے جس طرح ہمارے سوات والے ساتھیوں نے کہا اور اسی طرح کوہستان والوں نے کہا، بٹ گرام اور ایبٹ آباد والوں نے کہا، مانسہرہ کا محل وقوع بہت خوبصورت ہے، وہاں الحمد للہ ہر قسم کی آب و ہوا موجود ہے، میری حکومت سے یہ درخواست ہوگی کہ وہ عارضی طور پر اس کا انتظام کرے، وہاں روڈ کھول دے اور ساتھ ساتھ یہ بھی درخواست ہوگی کہ اس کیلئے مستقل مشورہ کیا جائے تاکہ ایسا فنڈ Allocate کر دیا جائے کہ جب بھی ایسی چیزیں آجائیں تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، ما تہ اجازت را کوئی؟

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زما ہم دے جی۔

جناب سپیکر: بس، دے پے ستاسو نمبر دے جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زہ ایسا ریڈے نہ شم جی، د اذان تائم دے جی۔

جناب سپیکر: د اذان تائم ہم راروان دے۔ جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: شکریہ جی۔ ستاسو توجہ یو اہمے مسئلے طرف تہ جی گر خوم۔ ہنگو روڈ، کوہاٹ ہنگو روڈ جی چہ کوم خلق دی، ہغہ پہ ورو ورو جھگرو باندے را اوخی، روڈ بندوی، نن جی دویمہ ورخ دہ، نصرت خیلو کبنے ہغہ روڈ بند دے، خلقو تہ ڍیر لوئے تکلیف دے۔ لاچی بہ نیسے او بیا لاچی سرہ لارہ دہ، مطلب دادے چہ یو غر دے، پہ دغے باندے خلق او ڍیری، ڍیر لوئے تکلیف دے ورتہ نو تاسو تہ دا گزارش کوم چہ د ہغے د پارہ د خہ فوری بندوبست او کر لے شی چہ ہغہ روڈ کھلاؤ کر لے شی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو ما سرہ لہ ملاؤ شی۔

مفتی سید جانان: د ہغہ خلقو سرہ د مذاکرات او کر لے شی۔

جناب سپیکر: تہ بنہ سرے ئے، ستا دغہ بہ زہ کومہ جی۔

مفتی سید جانان: تھیک شوہ جی، ڍیرہ مہربانی جی، مہربانی۔

جناب سپیکر: جی انور خان صاحب۔

جناب انور خان: دغہ شانے مسئلہ زمونہ سرہ ہم دہ جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میری عرض یہ ہے کہ یہ سارا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ سر، آج صبح اسمبلی سیکریٹریٹ میں سنا ہے کہ تقریباً سو کے قریب کال انٹنشن کے نوٹسز پڑے ہوئے ہیں اور میں سر، آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ سب یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے کال انٹنشن جلدی آجائیں اور میرے خیال میں اس پر کافی ٹائم لگتا ہے۔ آپ سے ریکویسٹ ہے کہ سر، یہ جو رولز ہیں، اس میں آپ Relaxation کر لیں تاکہ پانچ کم از کم، ڈیلی جو سیشن ہوتا ہے، اس میں پانچ کال انٹنشنز ہو جائیں تاکہ سب کی جو خواہش ہے، یہ پوری ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ظاہر شاہ صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میری سر، یہی ریکویسٹ ہے اس میں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: ڍیرہ شکریہ۔ ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ۔ سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں تو آپ کے توسط سے اللہ تعالیٰ کا شکر

گزار ہوں۔۔۔۔۔

(تہقے)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بڑی خشک سالی کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارش کی اور بر فباری بھی کی۔ ہماری فصلیں تباہ ہو رہی تھیں، ان میں نئی زندگی آگئی، پانی کے چشمے جو کہ سوکھ گئے تھے، وہ بھی تروتازہ ہو گئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ سر، کچھ اس کے Side effects ہیں اور وہ یہ ہیں سر، کہ ہمارے شانگہ میں بہت سے مکانات گر گئے اور بہت سے لوگ اس میں مر گئے اور سڑکیں بالکل بند ہیں۔ سر، ویسے تو میرا کال ٹینشن نوٹس بھی ہے، آپ کے پاس آیا ہے، سر، یہ شاہ پورا جمیر روڈ بالکل بند ہے۔ سر، اسی طرح کروڑہ چکیسر روڈ بند ہے، شہاب اور الپوری روڈ بند ہے، اسی طرح تمام چھوٹی رابطہ سڑکیں بند ہیں۔ سر، بجلی بالکل خراب ہے، زندگی مفلوج ہو گئی ہے اور۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین: پبنتو کبے او وایہ، ظاہر شاہ صاحب۔

آوازیں: او جی او، پبنتو کبے او وایہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: تھیک شو جی، تھیک شو۔ زہ ستاسو د جذباتو احترام کوم، پہ پبنتو کبے بہ او وایم۔

جناب سپیکر: او پبنتو بنہ دہ جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ہلتہ تولو د پارہ یو مصیبت جوہ شوہ دے او خلقو تہ د خوراک اکثر خیزونہ ختم شوی دی جی، نو د دے وجہ نہ زہ ستاسو پہ وساطت حکومت تہ دا درخواست کوم چہ فوری طور دے طرف تہ، اول د ہغہ سر کونہ کھلاؤ کری، د بجلی سسٹم د تھیک کری جی او ورسرہ ورسرہ دے خلقو لہ لہ ریلیف ورکری جی او سحر یو بلہ مسئلہ جی، مونرہ د ہاسٹیل نہ دے اسمبلی تہ راخو جی نو د گورنر ہاؤس سرہ چہ کوم تہن کوؤ نو ہغہ چہ کوم کھلاؤ خائے دے، ارت خائے دے، ہغہ خائے کبے ئے گتے ایبنود دی او بل تنگ خائے کبے ئے گتے داسے ایبنود دی چہ پروں پکبے زما گا دے دغہ شوہ دے جی، زما د پنخوس شپیتو زرو روپو نقصان شوہ دے، داسے د نورو ممبرانو، د انور خان گا دے ایکسپینٹ شوہ دے جی، د درے خلورو ممبرانو نقصان شوہ دے۔ بلہ خبرہ دا دہ چہ پہ ہغہ طرف راخی نو خلور پینخہ منتہہ گا دے ولا روی، سیکیورٹی پرابلم پکبے یر زیات پیدا شوہ دے جی، د سیکیورٹی پرابلم

پکبنے ڊیر زیات پیدا شوے دے، گادے هلته کبنے ترن نه شی کولے او دغه دغه کیری۔

جناب سپیکر: دا زہ گورمه جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: یا د دے ایم پی اے ہاسٹل سرہ دا مخامخ خائے د کھلاؤ کیری یا دغه خائے د کھلاؤ کیری جی، ڊیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: تھیک شو، نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں اور میں آپ کو ایک بات کلیئر کرنا چاہتی ہوں کہ اگر ہنوں کی طرف توجہ دیں گے تو اسمبلی کارروائی میں کامیابی بھی آپ کو حاصل ہوگی کیونکہ پشتو میں ہم کہتے ہیں کہ "کوم شی کبنے د خوند و حصہ وی نو پہ هغے کبنے برکت وی"، تو آپ ہمیں بھی توجہ دیں، آپ کو اللہ میاں کامیابی اسمبلی میں دے گا۔ (تالیاں) سر، میری پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ ہر دفعہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ہی چونکہ چھٹی رکھ لیتے ہیں تو اسلئے ہمارے بہت سی ریزولوشنز جو ہیں، وہ پینڈنگ پڑی ہوئی ہیں، اس کیلئے کوئی نہ کوئی علاج نکال لیں یا تو ایک ممبرز ڈے رکھ لیں اور یا اس کے علاوہ کوئی دن رکھ لیں جس پر ہماری Legislation ہو جائے، ہم Legislators ہیں، ہم یہاں پر کام کرنے آئے ہیں، ہمارا معاملہ ادھر پینڈنگ پڑا ہوا ہے۔ دوسری بات سر جو ہے، یہ بات تو سب ممبرز نے کہہ دی ہے لیکن سوات اور بونیر کے حوالے سے میں دوبارہ آپ کو کہتی ہوں کہ پیسکو کو، واپڈاولوں کو اور یہ جو این ایچ اے والے ہیں، انکو پابند کریں کہ یہ وہاں روڈیں کھول دیں اور تین دن سے جو بجلی بند ہے، ہسپتالوں میں مریضوں کیلئے بڑا مسئلہ ہے تو اس کیلئے آپ پیسکو والوں سے بات کریں کہ وہاں پر کام ذرا تیزی سے کر دیں اور سر، ایک بات اور ہے کہ یہاں اسمبلی کے ملازمین جو ہیں تو ساری اسمبلیوں میں بمعہ کشمیر کی اسمبلی میں بھی ہمیشہ جو Late sitting allowance اور Diet Allowance دیتے ہیں جبکہ ہماری اسمبلی میں یہ چیز موجود نہیں ہے، اس پہ بھی اگر آپ غور کریں تو کافی لوگوں کے مسئلے حل ہو سکتے ہیں، سر۔

جناب سپیکر: بادشاہ صالح صاحب۔ یہ آخری مقرر ہیں حکومت کی طرف سے جی۔

جناب بادشاہ صالح: ڊیرہ مہربانی، شکریہ سپیکر صاحب۔ خبرے خواوشوے جی، پہ دے واورہ باندے تولے خبرے ہم اوشوے، تولو ستاسو پہ نوٹس کبنے ہم

راوستے خوزما حلقہ چہ دہ، د 7 تاریخ نہ جی روڈونہ بند دی مکمل طور او
 ہغے کبنے بیا داسے خہ درے دی، د ڊوگ درہ دہ، گوالدی دہ، جندیر درہ دہ،
 عشیرو درہ ورتہ وائی چہ ہغے خلقو سرہ 7 تاریخ نہ تقریباً تر نن ورخ پورے
 رابطہ اوشوہ، نہ د ہغوی خہ تپوس اوشو او نہ تر اوسہ پورے د ہغوی خہ پتہ
 اولگیدلہ چہ ہغہ خلق پہ خہ حالاتو کبنے دی؟ دومرہ دغہ دی چہ مری پکبنے
 شوی دی جی ڊیر زیات او دا خاروی ڊیر زیات مرہ دی جی، نومونر حکومت تہ
 دا درخواست کوؤ او دا ریکویسٹ کوؤ چہ ہیلی کاپٹر اولیری چہ دا کومے
 درے بندے دی چہ دے خلقو دومرہ حالات معلوم کرے شی یا ورتہ خہ خوراک
 ورواستولے شی چہ د دوئی خہ داد رسی اوشی جی، د ہغوی حالات بالکل او
 انتہائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بادشاہ صالح صاحب! میں سب بات سمجھ چکا جی، میرے خیال میں بہتر ہوگا جو متاثرہ علاقوں
 کے ممبران صاحبان ہیں، میرے معزز دونوں سینیئر منسٹر صاحبان اور وزراء صاحبان نماز کے بعد ادھر بیٹھ
 جائیں گے اور اس مسئلے کا حل ادھر ڈھونڈ لیں گے۔ ادھر یقین دہانی سے میرے خیال میں بہتر یہی ہوگا کہ
 نماز کے بعد ایٹ آباد کے بھائی، آپ سب اور دیر کے بھائی، یہ سارے ادھر بیٹھیں گے۔
 اجلاس کو بروز ہفتہ مورخہ 20 فروری 2010ء سے پھر چار بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
 تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 20 فروری 2010ء سے پھر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)